عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

جلد ۶ ۔ شمارہ ۴۸

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

شوال کے ۶ روزے

عید کے فضائل و مسائل

بچوں کی گھریلو تربیت

شیاطین کی سہ روزہ بین الاقوامی کانفرنس

غدار کی تلاش

خالص اور سفید

صاف وشفاف

شکر (چینی)

باوانی شوگر ملز لمیٹڈ کراچی

پتہ

حبیب اسکوائر ـــ ایم اے جناح روڈ [بندر روڈ] کراچی

طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام

دواخانہ

ختمِ نبوۃ

سابقہ: چشتیہ دواخانہ، قائم شدہ ۱۹۳۵ء

الحاج قاری حکیم محمد یونس [ایم اے]

چشتی، نقشبندی، مجددی

رجسٹرڈ کلاس اے

ھوالشافی ـــ افتخار الاطباء

○ غرباء کے لئے علاج مفت ○ طلباء وطالبات کو خاص رعایت
○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز "انگریزی علاج" سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کریں ○ عام طور پر حکماء امراضِ مخصوصہ کے لئے مشہور کردیئے گئے ہیں۔ الحمدللہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے
○ دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ○ بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگوا سکتے ہیں۔ مریض کے بارے میں ہر بات صیغۂ راز میں رہے گی ○ عنبر، زعفران، کستوری، سچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں۔

اوقاتِ مطب

موسمِ گرما ۷ تا ۲ بجے نماز عصر تا نماز عشاء
موسمِ سرما ۱۰ تا ۱ بجے نماز عصر تا نماز عشاء
جمعۃ المبارک ۱۰ تا ۱۲ بجے نماز عصر تا ۹ بجے رات

دواخانہ ختم نبوت، ۱/۵۶ سرکلر روڈ نزد بنی چوک راولپنڈی، فون ۵۵۱۶۷۵

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

کراچی

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۶ | ۲۶ رمضان تا ۲ شوال ۱۴۰۸ھ بمطابق ۱۳ تا ۱۹ مئی ۱۹۸۸ء | شمارہ نمبر ۴۸

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد ــــــ عبدالرؤف جتوئی
گوجرانوالہ ــــــ حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ ــــــ ایم عبدالرحیم شکر گڑھ
مری ــــــ قاری محمد اسداللہ عباسی
بہاولپور ــــــ محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر ــــــ زین محمد فریدی
جھنگ ــــــ غلام حسین
ٹنڈو آدم ــــــ محمد راشد مدنی
پشاور ــــــ مولانا نور الحق نور
لاہور ــــــ طاہر رزاق مولانا کریم بخش
مانسہرہ ــــــ سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد ــــــ مولوی فقیر محمد
لیہ ــــــ حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسماعیل خان ــــــ محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان ــــــ فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ / ننکانہ ــــــ محمد متین خالد
ملتان ــــــ عطاء الرحمان
سرگودھا ــــــ حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدر آباد (سندھ) ــــــ نذیر احمد بلوچ
گجرات ــــــ چوہدری محمد خلیل

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمن صاحب مدظلہ ــــ مہتمم دار العلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ــــ پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ــــ برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب ــــ بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ــــ متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ــــ جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ــــ برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ــــ کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب ــــ فرانس

بیرون ملک نمائندے

قطر ــــ قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین ــــ راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا ــــ
امریکہ ــــ چوہدری محمد شریف نکودری • ڈنمارک ــــ محمد ادریس • ٹورنٹو ــــ حافظ سعید احمد
دوبئی ــــ قاری محمد اسماعیل • ناروے ــــ میاں اشرف علی • ایڈمنٹن ــــ عامر رشید
ابوظہبی ــــ قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ ــــ محمد زبیر افریقی • مونٹریال ــــ آفتاب احمد
لائبیریا ــــ ہدایت اللہ شاہ • بارجشت ــــ محمد اخلاص احمد • برما ــــ محمود یوسف
باربیڈوس ــــ اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ ــــ اسماعیل ناخدا •
سوئٹزرلینڈ ــــ اے۔ کیو۔ انصاری • ری یونین فرانس ــــ عبدالرشید بزرگ •
برطانیہ ــــ محمد اقبال • بنگلہ دیش ــــ محی الدین خان •

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا

خان محمد صاحب مدظلہ

خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

ــــ فون: ۷۱۱۹۷۱ ــــ

LONDON OFFICE

35 STOCK WELL GREEN

LONDON SW9 9 HZ U.K.

Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ -/۱۰۰ روپے ــــ ششماہی -/۵۵ روپے
سہ ماہی -/۳۰ روپے ــــ فی پرچہ -/۲ روپے

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ ــــ ۴۲۵ روپے
افریقہ ــــ ۳۷۵ روپے
یورپ ــــ ۳۷۵ "
ایشیا ــــ ۳۷۵ "

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا ــــ طابع: سید شاہد حسن ــــ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ــــ مقام اشاعت: دفتر ختم نبوت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳ •

سانحہ اوجڑی کیمپ سے دو دن پہلے قادیانیوں نے راولپنڈی کیوں چھوڑا؟

ملتان میں ۵۶ قادیانیوں کی آمد ● ایک قادیانی کی کوٹھی پر قیام ● سانحہ کے بعد نماز شکرانہ کا اہتمام۔

اوجڑی کیمپ کے سانحہ کو کئی ہفتے گذر چکے ہیں تحقیقاتی کمیٹی قائم ہونے کے باوجود ابھی تک کوئی نتیجہ سامنے نہیں آیا۔ نتیجہ سامنے آئے بھی کیوں؟ ہمارے خیال میں تحقیقاتی کمیٹی جس نہج پر تحقیقات کر رہی ہے وہ روسی تخریب کاری کا خدشہ ہے۔ تحقیقات کا یہ پہلو صحیح نہیں ہے اس لیے کہ پاکستانی فوج کی انتظامی صلاحیتیں مثالی ہیں یہ واقعہ چونکہ فوجی کیمپ میں ہوا ہے اس لیے اس سانحہ سے پاکستانی فوج کی انتظامی صلاحیتوں پر حرف آئے گا۔ اس بات میں کسی شک وشبہ کی گنجائش ہی نہیں ہے کہ پاک فوج کے حساس ترین علاقوں میں سخت ترین حفاظتی انتظامات ہوتے ہیں۔ وہاں کوئی چڑیا بھی پر نہیں مار سکتی۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب پاک فوج کے حفاظتی انتظامات اتنے سخت ہیں تو پھر یہ واقعہ کیسے رونما ہو گیا۔ ہزاروں کی تعداد میں ہنستے بستے گھرانے آن کی آن میں کیسے اجڑ گئے؟ سربفلک اور خوبصورت عمارتیں کیسے ملبے کا ڈھیر بن گئیں؟ اس کا جواب بالکل آسان ہے کہ پاک فوج میں ایسے غدار موجود ہیں جنہوں نے یہ لنکا ڈھائی ہے۔ گھر کے بھیدی کے بغیر ایسا واقعہ رونما نہیں ہو سکتا۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ وہ گھر کے بھیدی کون ہیں؟ چنانچہ اس سلسلہ میں ہمیں ملتان سے ٹیلیفون پر یہ اطلاع موصول ہوئی کہ سانحہ اوجڑی کیمپ سے دو دن پہلے ۵۶ افراد کا ایک قافلہ ملتان پہنچا اور اس نے مسٹر عبدالرزاق ریلوے ٹیلی کام انجنیئر کوٹھی نمبر ۵/۲۸ ریلوے کالونی ملتان چھاؤنی میں قیام کیا۔ یہ تو صرف ایک ملتان کا واقعہ ہے اور کس کس جگہ قافلے پہنچے اس کی تحقیقات کی جا رہی ہیں۔ پھر اسی کوٹھی میں ۲۴ اپریل کو "نماز شکرانہ" کا اہتمام کیا گیا۔ اس خوشی میں کہ پنڈی کا واقعہ ہماری غیبی امداد ہے۔ چنانچہ جب "نماز شکرانہ" کی اطلاع ملی تو راقم الحروف نے فون نمبر ۳۳۳۸۲ پر رابطہ قائم کر کے پروگرام معلوم کیا۔ کسی خاتون نے ٹیلیفون اٹھایا۔ میں نے پوچھا کہ کیا یہاں نماز شکرانہ کا اہتمام ہے؟ اس خاتون نے پوچھا آپ کا تعارف؟ میں نے مبہم سا تعارف کرا دیا تو اس نے ٹیلیفون دوسری خاتون کو دے دیا ——— اس نے پوچھا — جی فرمایئے؟ میں نے کہا کہ میں صرف یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ نماز شکرانہ کا اہتمام کب ہے تاکہ میں بھی اس میں شریک ہو سکوں۔ جس پر اس خاتون نے کہا کہ "آپ پہلے اپنا مکمل تعارف کرائیے پھر میں پروگرام بتاؤں گی۔" جس پر میں نے ٹیلیفون فوراً بند کر دیا کیونکہ میرا مقصد حل ہو چکا تھا۔ اگر کوئی پروگرام نہیں تھا تو جواب دو حرفی تھا کہ یہاں کوئی پروگرام نہیں اس کا یہ پوچھنا کہ "آپ اپنا مکمل تعارف کرائیے پھر میں پروگرام بتاؤں گی" ——— اس سے صاف اشارہ ملتا ہے کہ وہاں پروگرام تھا اگر میں خود کو "احمدی" کہہ دیتا تو ممکن ہے کہ وہ پورا پروگرام بھی بتا دیتی۔

یہ عبدالرزاق نامی شخص قادیانی ہے۔ اور راولپنڈی سے ۵۶ افراد کا جو قافلہ سانحہ اوجڑی کیمپ سے دو دن پہلے ٹھہرا تھا وہ سب کے سب قادیانی تھے۔ یہ قافلہ تو صرف ملتان پہنچا۔ ربوہ، فیصل آباد، لاہور، گوجرانوالہ، گجرات وغیرہ میں جو قافلے پہنچے ہوں گے وہ الگ ہیں۔ سانحہ سے دو دن پہلے راولپنڈی شہر کا قادیانیوں سے یوں خالی ہو جانا اور پھر اس سانحہ کے بعد "نماز شکرانہ" کا اہتمام کرنا صاف چغلی کھا رہا ہے کہ اس تخریب کاری میں بیرونی عناصر کا ہاتھ نہیں بلکہ اسلام اور پاکستان کے ازلی دشمن قادیانی ٹولہ کا ہاتھ ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک عرصہ سے یہ مطالبہ کرتی چلی آ رہی ہے کہ فوج اور سول کے محکموں سے قادیانیوں کو فوراً نکال دیا جائے لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ حکومت "رواداری" کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ اس واقعہ کے بعد ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ اس واقعہ کے ذمہ دار صرف اور صرف قادیانی ہیں۔ اگر حکومت یہ چاہتی ہے کہ اصل مجرموں کا سراغ مل جائے تو عبدالرزاق ریلوے ٹیلی کام انجنیئر کو گرفتار کر کے شاہی قلعے میں رکھا جائے اور اس سے پوچھا جائے کہ راولپنڈی سے ۵۶ افراد کا جو قافلہ اس کی کوٹھی پر ٹھہرا ہے وہ راولپنڈی سے ملتان کیوں آیا تھا اور "نماز شکرانہ" کا اہتمام کس خوشی میں کیا گیا تھا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس ایک شخص کی گرفتاری سے سانحہ اوجڑی کیمپ کے اصل مجرموں کا سراغ لگ جائے گا۔

(محمد حنیف ندیم)

سانحہ اوجڑی کیمپ پر حضرت امیر مرکزیہ اور مرکزی ناظم اعلیٰ کا بیان

ملتان (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ اور مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا

باقی ص ۳۰ پر

ملتان میں ایجنٹ ہفت روزہ خدام الدین
و ختم نبوت و ماہنامہ الخیر بنات اقرا،
وغیرہ، حافظ فضل احمد معرفت انجمن
خدام الدین لواب پور روڈ حلقہ سلطان

مرزا طاہر کی نئی منطق

حضور تاجدار ختم نبوت، رحمۃ للعالمین، شفیع المذنبین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے پوری کائنات کی طرف مبعوث فرمایا۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ ایک مثال دے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و بزرگی، علو شان اور ختم نبوت کو یوں سمجھایا کرتے تھے۔

کسی باپ کے چار، پانچ بیٹے ہوں ظاہر ہے کہ باپ کو پیارے تو سب ہی ہیں لیکن قدرتی طور پر سب سے چھوٹے اور آخری بچے کے ساتھ بہت ہی زیادہ انس اور محبت ہوتی ہے۔ اگر باپ بازار سے بچوں کو دینے کے لیے کوئی چیز لے کر آتا ہے تو وہ جھولی میں ڈال کر ان میں تقسیم کرتا ہے۔ جھولی سے مٹھی بھر کر پہلے بڑے بچے کو پھر دوسرے اور تیسرے کو بالآخر جب سب سے آخری اور چھوٹے بچے کا نمبر آتا ہے تو اپنی پوری جھولی اس آخری بچے کی جھولی میں انڈیل دیتا ہے۔

یہ محض مثال ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا تعلق ماں باپ کی محبت سے کہیں زیادہ ہوتا ہے حضرت امیر شریعت اس سے یہ سمجھایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی پوری خدائی میں سب سے زیادہ محبوب سب سے زیادہ پیارے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک نبوت اور دوسری نعمتیں تقسیم فرماتا رہا۔ جب سب سے آخر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نمبر آیا تو جو نعمتیں اور کمالات اللہ تعالیٰ دینا چاہتے تھے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جھولی میں ڈال دیئے اور اعلان فرما دیا۔

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا ط

بانی دارالعلوم دیوبند حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی علو شان اور عظمت کا یوں اظہار فرماتے ہیں

لگا تا ہاتھ نہ پتلے کو بوالبشر کے خدا — اگر وجود نہ ہوتا تمہارا آخر کار
جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں — ترے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

ہر مسلمان کا یہ ایمان ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو پیدا نہ فرماتے تو یہ زمین و آسمان، یہ عرش و کرسی، لوح و قلم الغرض کائنات کی کسی چیز کو بھی پیدا نہ فرماتے تو گویا یہ پوری کائنات صدقہ ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کا بقول علامہ اقبال

ہو نہ یہ پھول تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو — چمن دہر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو
ہو نہ یہ پھول تو پھر مے بھی نہ ہو خم بھی نہ ہو — بزم توحید بھی دنیا میں نہ ہو تم بھی نہ ہو
خیمہ افلاک کا ایستادہ اسی نام سے ہے — نبض ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

اس ساری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ جس طرح ہر انسان کے لیے اللہ تعالیٰ کی ذات مقصود بالذات ہے اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک بھی مقصود بالذات ہے، صرف لا الٰہ الا اللہ کہہ دینے اور اس پر عمل کر دینے سے کوئی بھی شخص نہ تو مومن ہو سکتا ہے نہ ہی اخروی کامیابی حاصل کر سکتا ہے جب تک محمد رسول اللہ پر سچے دل سے ایمان نہ لائے اسی لیے قرآن پاک میں جہاں اطیعوا اللہ ہے وہاں اطیعوا الرسول بھی ہے اور اسی کا اظہار خود حضور کی زبان مبارک سے یوں ہوتا ہے۔ لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن ہو ہی نہیں سکتا جب تک میں اس کو اپنے والدین اولاد حتیٰ کہ سب سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔

اسلام دشمن قوتوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و رفعت گھٹانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ مسیلمہ کذاب سے لے کر مسیلمہ پنجاب مرزا قادیانی تک

باقی صفحہ ۳۰ پر

اللہ تعالیٰ صرف پاک مال قبول کرتے ہیں

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ

"حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد ہے کہ جب تو مال کی زکوٰۃ ادا کر دے تو جو حق (واجب) تجھ پر تھا وہ تو ادا ہو گیا (آگے صرف نوافل کا درجہ ہے) اور جو شخص حرام طریقہ (سود، رشوت وغیرہ) سے مال جمع کر کے صدقہ کرے، اس کو اس صدقہ کا کوئی ثواب نہیں ہے، بلکہ اس حرام کمائی کا وبال اس پر ہے۔"

فائدہ:۔ اس حدیث پاک میں دو مضمون وارد ہوئے ہیں ایک تو یہ ہے کہ واجب کا درجہ زکوٰۃ کا ہے اس کے علاوہ جو درجات ہیں وہ صدقات اور نوافل کے ہیں۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ جو شخص زکوٰۃ کو ادا کر دے اس نے اس حق کو تو ادا کر دیا۔ جو اس پر واجب تھا، اس سے زیادہ جو ادا کرے وہ افضل ہے۔

حضرت ضمام بن ثعلبہؓ کی مشہور حدیث جو بخاری شریف، مسلم شریف وغیرہ سب کتب میں بہت طرق سے ذکر کی گئی، جس میں انہوں نے حضورؐ سے اسلام اور اس کے ارکان کے متعلق سوالات کئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو تفصیل سے بتایا۔ اس میں منجملہ دوسرے ارکان کے حضورؐ نے زکوٰۃ کا بھی ذکر فرمایا۔ حضرت ضمامؓ نے پوچھا کہ زکوٰۃ کے علاوہ مجھ پر کوئی چیز واجب ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ نہیں، البتہ اگر نفل کے طور پر تم ادا کرو تو اختیار ہے۔

حضرت عمرؓ کے دور میں ایک شخص نے مکان فروخت کیا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اس کی قیمت کو احتیاط سے اپنے گھر میں گڑھا کھود کر اس میں رکھ دینا۔ اس نے عرض کیا کہ اس طرح کنز میں داخل نہ ہو جائے گا؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جس کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے وہ کنز میں داخل نہیں ہوتا۔ حضرت ابن عمرؓ کا ارشاد ہے کہ مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو، میں اس کی زکوٰۃ ادا کرتا رہوں اور اس میں اللہ کی اطاعت کرتا رہوں (درمنثور)

اس نوع کی بہت سی روایات کتب احادیث میں موجود ہیں۔ جن کی بناء پر جمہور علماء اور ائمہ اربعہ کا یہی مذہب ہے کہ مال میں بحیثیت مال کے تو زکوٰۃ کے علاوہ کسی دوسری چیز کا وجوب نہیں البتہ دوسری حیثیات سے وگر وجوب ہو تو وہ امر آخر ہے جیسا کہ بیوی کا چھوٹی اولاد کا نفقہ ہے، اور اسی طرح دوسرے نفقات ہیں، یا اسی طرح سے مضطر کی ضرورت کا پورا کرنا ہے کہ جو شخص بھوک یا پیاس کی وجہ سے مر رہا ہو تو اس کو موت سے بچانا فرض کفایہ ہے۔ امام غزالیؒ احیاء العلوم میں فرماتے ہیں کہ بعض تابعینؒ کا مذہب یہ ہے کہ مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی کچھ حقوق ہیں، جیسا کہ نخعیؒ، شعبیؒ، عطاءؒ اور مجاہدؒ کا مذہب ہے۔ امام شعبیؒ سے کسی نے پوچھا کہ مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی کوئی حق ہے؟ انہوں نے فرمایا "ہے" اور قرآن پاک کی آیت و اٰتی المال علیٰ حبہ تلاوت فرمائی جو سب سے پہلی فصل کی آیت میں نمبر ۱ پر گذر چکی ہے۔ یہ حضرات فرماتے ہیں کہ یہ حقوق مسلم میں داخل ہے کہ مال داروں کے ذمہ یہ ضروری ہے کہ جب وہ کسی ضرورت مند کو دیکھیں تو اس کی ضرورت کا ازالہ کریں۔ لیکن جو چیز فقہ کے اعتبار سے صحیح ہے وہ یہ ہے کہ جب کسی شخص کو اضطرار کا درجہ حاصل ہو جائے تو اس کا ازالہ فرض کفایہ ہے، لیکن اس کا ازالہ بطور قرض کے کیا جائے یا اعانت کے طور پر، یہ فقہاء کے یہاں مختلف فیہ ہے (احیاء)

مضطر کی اعانت اپنی جگہ پر مستقل واجب ہے جب کہ وہ بھوک سے یا پیاس سے یا کسی اور وجہ سے ہلاکت کے قریب ہو۔ لیکن مالدار پر مالی حیثیت سے زکوٰۃ سے زیادہ واجب نہیں۔ یہاں دو امر قابل لحاظ ہیں۔ اول افراط، ہم لوگوں کی عادت یہ ہے کہ جب بھی کسی چیز کی طرف بڑھتے ہیں تو ایسا زور سے دوڑتے ہیں کہ پھر حدود کی ذرا بھی پرواہ نہیں رہتی۔ اس لیے اس کی رعایت ضروری ہے کہ کسی دوسرے شخص کا مال بغیر اس کی طیب خاطر کے لینا جائز نہیں ہے۔ فقہاء نے مضطر کے لیے دوسرے کا مال کھانے کی ضرور اجازت دی ہے لیکن اس میں خود حنفیہ کے یہاں بھی دو قول ہیں کہ اس کو مردار کا کھانا دوسرے کا مال کھانے پر مقدم ہے یا دوسرے کا مال مردار کھانے پر مقدم ہے۔ جیسا کہ کتب فقہ میں مذکور ہے۔ لیکن اتنا ضرور ہے کہ وہ اس حالت کو پہنچ جائے کہ اس کو مردار کھانے کی اجازت ہو جائے۔ جب دوسرے کا مال کھا سکتا ہے۔

حق تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے: ولاتاکلوا اموالکم بینکم بالباطل وتدلوبھا الی الحکام لتاکلوا فریقا من اموال الناس بالاثم وانتم تعلمون ہ (البقرہ۔ رکوع ۲۳)

ترجمہ: "اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ اور ان کو حکام کے یہاں اس غرض سے نہ لے جاؤ کہ لوگوں کے مال کا ایک حصہ بطریق گناہ کے کھا جاؤ اور تم اس کو جانتے ہو۔"

اعلان

عید الفطر کی تعطیلات کی وجہ سے
ہفت روزہ ختم نبوت
کا آئندہ ہفتے کا شمارہ شائع نہیں ہوگا

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

ایک سلسلہ وار مضمون

کے معجزات یا پیش گوئیاں

مولانا احمد سعید دہلویؒ

بیہقی اور طبرانی میں ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے لیے کھانا تیار کرایا کہ نا صرف دو آدمیوں کے لیے تھا، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوایوبؓ انصاری سے فرمایا کہ انصار میں سے تیس بڑے لوگوں کی دعوت دے۔ چنانچہ آپؐ کے حکم سے تیس انصاری آگئے اور ان تمام لوگوں نے اس کھانے میں سے سیر ہو کر کھایا اور پھر بھی کھانا بچ رہا۔

ابوایوبؓ کہتے ہیں کہ سب نے پیٹ بھر کر کھایا اور سب نے آپؐ کا معجزہ دیکھ کر اسلام قبول کر لیا اور آپؐ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ اس دن ایک سو اسی [180] آدمیوں نے اسی کھانے میں سے آسودہ ہو کر کھایا۔

یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب ہجرت کر کے شروع شروع میں آنحضورؐ اور صدیق اکبرؓ مدینہ پہنچے تھے اور ابوایوب انصاریؓ کے گھر ٹھہرے تھے۔ اس وقت تک تمام انصار مسلمان نہ ہوئے تھے۔

صحیحین میں عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ ایک سو تیس [130] آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک صاع (ساڑھے تین سیر) آٹے کی روٹی پکائی گئی اور ایک بکری ذبح کر کے اس کی کلیجی بھونی گئی۔ کلیجی میں اتنی برکت ہوئی کہ خدا کی قسم ہم میں سے ہر ایک کو اس کی بوٹی پہنچی، اور بکری کا گوشت دو بڑے پیالوں میں بھر دیا گیا، ہم ایک سو تیس آدمیوں نے خوب پیٹ بھر بھر کر کھایا اور پیالوں میں کھانا بچ رہا۔

مسلم بن ابی شیبہ اور طبرانی میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا کہ صفہ والوں کو بلا لاؤ۔ میں ان سب کو جو تعداد میں ایک سو سے زائد تھے، بلا لایا۔ آنحضورؐ نے ایک پیالہ رکھا، تمام لوگوں نے خوب سیر ہو کر کھایا اور پیالہ بھرا کا بھرا رہ گیا۔ صرف اتنا فرق ہوا تھا کہ اس میں انگلیوں کے نشان معلوم ہوتے تھے۔

اصحاب صفہ ان لوگوں کو کہتے ہیں جو مسجد نبوی کے پاس ایک چبوترے پر رات دن علم و تقویٰ حاصل کرنے میں لگے رہتے تھے۔ ان کا کوئی گھر بار نہ تھا، ابونعیم محدثؒ کا بیان ہے کہ ایک سو سے کچھ زیادہ آدمی تھے مگر عوارف المعارف میں لکھا ہے کہ یہ چار سو [400] سے کچھ ہی کم تھے۔

امام احمدؒ اور بیہقیؒ نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبدالمطلب کے خاندان میں چالیس آدمی تھے، ان میں کچھ لوگ تو اتنے مضبوط تھے کہ اکیلا آدمی پوری بکری کھا جاتا تھا اور آٹھ سیر دودھ پی جاتا تھا۔ آنحضورؐ نے آدھ سیر آٹا پکوایا، اسی میں ان سب نے پیٹ بھر کر کھایا اور روٹی بچ رہی، پھر آپؐ نے تین چار آدمیوں کے پینے کے لائق ایک بڑے پیالے میں دودھ منگوایا۔ ان تمام لوگوں نے دودھ سیر ہو کر پیا اور دودھ پورا بچ گیا، ایسا معلوم ہوا کہ کسی نے پیا ہی نہیں۔ آدھ سیر آٹے کی روٹی اور تین چار آدمیوں کے پینے کے لائق دودھ اور چالیس آدمیوں کا شکم سیر ہونا سبحان اللہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا اعجاز تھا۔

ابن سعدؒ نے امام زین العابدینؒ سے روایت کی ہے کہ ایک بار حضرت فاطمہؓ نے دو سیر کا کھانا ایک ہانڈی میں پکایا اور حضرت علیؓ کے ذریعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ کے کھانے کے لیے بلوایا، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، اور ایک پیالہ ہانڈی سے نکال کر اپنی تمام بیویوں کو بھجوایا، پھر ایک پیالہ اپنے لیے حضرت علیؓ کے لیے، حضرت فاطمہؓ کے لیے نکلوایا اس کے بعد بھی جب ہانڈی کو اٹھایا تو بالکل بھری ہوئی تھی، حضرت فاطمہؓ کہتی ہیں کہ اس دن ہمارے گھر بھر نے اتنا کھایا جتنا خدا نے چاہا، یعنی خوب سیر ہو کر تمام گھر والوں نے کھایا۔

بیہقیؒ نے دلائل النبوۃ میں روایت کی ہے کہ ابوقتادہؓ کے حق میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی کہ افلح وجھک (تیرا چہرہ کامیاب اور فلاح مند ہو) یا اللہ! ابوقتادہؓ کے بالوں اور اس کے بدن میں برکت عطا فرما۔ آپؐ کی دعا کا یہ اثر ہوا کہ ابوقتادہؓ ستر برس کے ہو کر فوت ہوئے اور اس عمر میں چہرے کی رونق کا یہ حال تھا کہ پندرہ برس کے معلوم ہوتے تھے۔

ترمذی اور بیہقی میں روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے حق میں دعا فرمائی کہ "اے اللہ سعد کی دعائیں قبول ہوں"۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ حضرت سعدؓ کی کوئی دعا رد نہ ہوتی، سب قبول ہوتیں یعنی جو دعا مانگتے تھے قبول ہوتی تھی۔

صحیحین میں ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ "اے اللہ ابن عباس کو دین کی سمجھ اور تفسیر کا علم دے"۔ اس دعا کا یہ اثر ہوا کہ ابن عباسؓ نے علم کی زیادتی کی وجہ سے حبر (یعنی بڑا علم والا) کا خطاب پایا اور تفسیر میں وہ درجہ ملا کہ ترجمان القرآن کا لقب پایا۔

بچوں کی

گھریلو تربیت کا انتظام کریں

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ

اس وقت ہمارا اسلامی معاشرہ باہر کی ہواؤں سے جتنا متاثر ہے اتنا شاید کبھی نہ تھا، اس سے محفوظ رہنے کے لئے بچوں کی گھریلو تربیت کرنی چاہئے کہ اسی پر اسلامی فکر کی بنیاد قائم ہوتی ہے۔ ہم سادہ و آسان زبان میں حکیم الامت حضرت تھانویؒ کی ہدایات ہدیۂ ناظرین کر رہے ہیں۔

خدا تعالیٰ جب اولاد دے اور وہ سیانی ہونے لگے۔ تو سب سے اول اسے کلمۂ توحید سکھلادے، پھر اس کو ضروری آداب کی تعلیم کرے۔

جب سامنے آئے سلام کرے، کسی کے پاس کوئی چیز دیکھے تو حرص نہ کرے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ اپنی وسعت (حیثیت) کے موافق اس کی مرغوب (پسندیدہ) چیزیں خود منگا کر کھلاتا پلاتا رہے، اور جب وہ ضد کرے ہرگز اس کی ضد پوری نہ کرے تاکہ ضد کی عادت چھوٹ جائے۔

اس کو یہ عادت ڈالے کہ کوئی چیز تنہا نہ کھائے، بلکہ دوسرے میں تقسیم کرکے کھائے، اور اس کے لئے یہ رعایت رکھنا ضروری ہے کہ جو چیز اس کو دے، خواہ نقد یا غیر نقد اس کی ملک نہ کرے، کیونکہ ملک ہو جانے کے بعد نابالغ کو تبرع کرنا جائز نہیں۔ بلکہ اباحت کے طور پر دے، تاکہ دوسروں کو دینا اور ان دوسروں کو لینا جائز ہو جھوٹ بولنے سے اس کو نفرت دلائے، پردہ اور حیاء کی اس کو تعلیم کرے۔

اس کو یہ عادت ڈالے کہ اگر اس سے کوئی غلطی ہو جائے تو اس کا اقرار کر لیا کرے اور اگر وہ غلطی متعدی ہو تو صاحب حق سے معاف کرایا کرے، اس کی عادت ڈالنا سخت ضروری ہے کہ اس میں اس کے دین کی سلامتی اور دنیا میں موجب عزت و راحت ہے، اور اس میں پس و پیش کرنا تکبر اور ہمیشہ کے لئے موجب نفرت و ذلت ہے۔

اس کی کبھی عادت ڈالے کہ سخن پروری کبھی نہ کرے، حق واقع ہو جانے کے بعد گو اپنے سے کم درجے کا آدمی اس پر مطلع کرے، فوراً اس کا اتباع کرے اور ہر امر میں اس کو تواضع اور انکساری کی عادت ڈالے۔

لڑکوں اور لڑکیوں کو ایک جگہ نہ کھیلنے دے۔ اگر وہ نامحرم ہیں تو آئندہ کے مفاسد کا اس میں انسداد ہے، اور اگر وہ محرم ہیں تو لڑکیوں میں قلت حیاء اور لڑکوں میں نقصان عقل کا احتمال ہے۔

اس کی عادت ڈالے کہ وہ چھپ کر کوئی کام نہ کرے۔ چھپ کر بچہ وہی کام کرے گا جس کو برا سمجھے گا، تو گویا ابتداء ہی سے وہ برا کام کرنے کا خوگر (عادی) ہو جائیگا۔

خود بھی بچوں کے سامنے کوئی نامناسب کام یا بے حیائی کا کام نہ کرے، گو بچہ اتنا چھوٹا ہو کہ بول بھی نہ سکتا ہو، کیونکہ اس فعل کا عکس اس میں مرتسم و منقوش (یعنی نقش) ہو جاتا ہے، پھر اس کا اثر بڑے ہو جانے کے بعد ظاہر ہوگا۔

ہنسی، دل لگی کی عادت اس میں نہ پیدا ہونے دے۔ کہ اس سے مادہ بے باکی کا پیدا ہوگا، کیونکہ محل بے محل کی بچہ کو تمیز نہیں ہوگی۔

اس کا اہتمام رکھیں کہ سیانے بچوں میں درستی پیدا نہ ہونے پائے کہ اس کے مفاسد بے شمار ہیں۔ اور اگر باہم کھیلنے میں کوئی مصلحت ہو تو اس کھیل کے وقت خود حاضر رہیں، بعد میں اختلاط میل جول نہ ہونے دیا۔

سیانے لڑکوں کو علمائے محققین اور مشائخ محققین کی مجالس میں اپنے ساتھ لے جایا کرے کہ ان حضرات کی صحبت و توجہ موجب برکات و تقویت علی الدین والطاعات ہے۔

جب بچہ سیانا ہو جائے اس کو نماز کی سورتیں اور دعائیں زبانی یاد کرائے اور نماز پڑھائے، اور لڑکی ہو تو اس کو پردہ میں بٹھلائے۔

اور جب پڑھنے کا متحمل ہو تو اس کو کسی ایسے مکتب میں جس کا معلم شفیق اور دیندار ہو بٹھلادے، اور لڑکی ہو تو زنانہ مکتب میں بٹھلادے، مگر آجکل جو زنانہ اسکول ایجاد ہوئے ہیں، ان کی آب و ہوا اچھی نہیں ان سے بچائے۔

سب سے اول قرآن شریف پڑھوائے، اگر دماغ متحمل ہو تو حفظ کرانا افضل ہے، ورنہ ناظرہ ہی سہی مگر صحیح خواں (صحیح پڑھنے والے) سے پڑھوائے۔

جاننا چاہئے کہ یہ امر بہت ہی خیال رکھنے کے قابل ہے، کیونکہ بچپن میں جو عادت بھلی یا بری پختہ ہو جاتی ہے، وہ عمر بھر نہیں جاتی، اس لئے بچپن سے جوان ہونے تک ان باتوں کا ترتیب وار ذکر کیا جاتا ہے:

(۱) نیک بخت و دیندار عورت کا دودھ پلائیں، دودھ کا بڑا اثر ہوتا ہے۔

(۲) عورتوں کی عادت ہے کہ بچوں کو کہیں سپاہی سے ڈراتی ہیں، کہیں اور ڈراؤنی چیزوں سے، یہ بری بات ہے اس سے بچہ کا دل بے حد کمزور ہو جاتا ہے۔

(۳) اس کے دودھ پلانے کے لئے اور کھلانے کیلئے وقت مقرر رکھو کہ وہ تندرست رہے،

(۴) اس کو صاف ستھرا رکھو کہ اس سے تندرستی رہتی ہے۔

(۵) اس کا بہت بناؤ سنگھار مت کرو۔

(۶) اگر لڑکا ہو، اس کے سر پر بال مت بڑھاؤ۔

(۷) اگر لڑکی ہے، اس کو جب تک پردے کے لائق نہ ہوجائے زیور مت پہناؤ، اس سے ایک تو ان کی جان کا خطرہ ہے، دوسرے بچپن ہی سے زیور کا شوق دل میں پیدا ہونا اچھا نہیں۔

(۸) بچوں کے ہاتھ سے غریبوں کو کھانا، کپڑا اور پیسے اور ایسی چیزیں دلوایا کرو، اسی طرح کھانے پینے کی چیزیں ان کے بھائی بہنوں کو اور بچوں کو تقسیم کرایا کرو، تاکہ ان کو سخاوت کی عادت ہو، مگر یہ یاد رکھو کہ تم اچھی چیزیں ان کے ہاتھ دلوایا کرو، خود جو چیز شرع سے انہی کی ہو اس کا دلوانا کسی کو درست نہیں۔

(۹) زیادہ کھانے والوں کی برائی اس کے سامنے کیا کرو، مگر کسی کا نام لے کر نہیں، بلکہ اس طرح کہ جو کوئی بہت کھاتا ہے، لوگ اس کو حبشی کہتے ہیں، اس کو بیل سے جانتے ہیں۔

(۱۰) اگر لڑکا ہو تو سفید کپڑے کی رغبت اس کے دل میں پیدا کرو، اور رنگین اور تکلف کے لحاظ سے اس کو نفرت دلاؤ کہ ایسے کپڑے لڑکیاں پہنتی ہیں، تم ماشاء اللہ مرد ہو، ہمیشہ اس کے سامنے ایسی باتیں کیا کرو۔

(۱۱) اگر لڑکی ہے جب بھی بہت زیادہ مانگ، چوٹی، بہت تکلف کے کپڑوں کی اس کی عادت مت ڈالو۔

(۱۲) اس کی سب ضدیں پوری مت کرو کہ اس سے مزاج بگڑ جاتا ہے۔

(۱۳) چلّا کر بولنے سے روکو، خاص کر اگر لڑکی ہو تو چلانے پر خوب ڈانٹو، ورنہ بڑی ہو کر وہی عادت ہوجائے گی۔

(۱۴) جن بچوں کی عادتیں خراب ہیں، یا پڑھنے لکھنے سے بھاگتے ہیں، یا تکلف کے کپڑے یا کھانے کے عادی ہیں، ان کے پاس بیٹھنے سے ان کے ساتھ کھیلنے سے ان کو بچاؤ۔

(۱۵) ان باتوں سے ان کو نفرت دلاتی رہو، غصہ، جھوٹ بولنا، کسی کو دیکھ کر جلنا، یا حرص کرنا، چوری، چغلی، اپنی بات کی پچ کرنا، خواہ مخواہ اس کو بنانا، بے فائدہ بہت باتیں کرنا، بے بات ہنسنا، یا زیادہ ہنسنا، دھوکہ دینا، بھلی بری بات کا نہ سوچنا اور جب ان باتوں میں سے کوئی بات ہوجائے فوراً اس کو روکو، اس پر تنبیہ کرو۔

(۱۶) اگر کوئی چیز توڑ پھوڑ دے یا کسی کو مار بیٹھے، مناسب سزا دو تاکہ پھر ایسا نہ کرے، ایسی باتوں میں پیار، لاڈ ہمیشہ بچوں کو کھو دیتا ہے۔

(۱۷) بہت سویرے مت سونے دو۔

(۱۸) سویرے جاگنے کی عادت ڈالو۔

(۱۹) جب سات برس کی عمر ہوجائے نماز کی عادت ڈالو

(۲۰) جب مکتب میں جانے کے قابل ہوجائے، اول قرآن مجید پڑھواؤ۔

(۲۱) مکتب میں جانے میں کبھی رعایت مت کرو۔

(۲۲) جہاں تک ہوسکے دین دار استاد سے پڑھواؤ۔

(۲۳) کسی کسی وقت ان کو نیک لوگوں کی حکایتیں سنایا کرو۔

(۲۴) ان کو ایسی کتابیں مت دو جن میں عاشقی معشوقی کی باتیں، یا شرع کے خلاف مضمون یا اور بے ہودہ قصے یا غزلیں وغیرہ ہوں۔

(۲۵) ایسی کتابیں پڑھواؤ جس میں دین کی باتیں اور دنیا کی ضروری کارروائی آجائے۔

(۲۶) مکتب سے آنے کے بعد کسی قدر دل بہلانے کیلئے اس کو کھیلنے کی اجازت دو، تاکہ اس کی طبیعت کند نہ ہوجائے

(۲۷) آتش بازی یا باجہ یا فضول چیزیں مول لینے کے لئے پیسے مت دو۔

(۲۸) کھیل تماشے دکھلانے کی عادت مت ڈالو۔

(۲۹) اولاد کو ضرور ایسا کوئی ہنر سکھلا دو جس سے ضرورت اور مصیبت کے وقت چار پیسے حاصل کرکے اپنا اور اپنے بچوں کا گذارہ کرسکے۔

(۳۰) لڑکیوں کو اتنا لکھنا سکھلا دو کہ ضروری خط اور گھر کا حساب کتاب لکھ سکیں۔

(۳۱) بچوں کی عادت ڈالو کہ اپنا کام اپنے ہاتھ سے کیا کریں، اپاہج اور سست نہ ہوجائیں۔ ان سے کہو کہ رات کا بچھونا اپنے ہاتھ سے بچھائیں، سویرے اٹھ کر تہہ کرکے احتیاط سے رکھ دیں، کپڑوں کی گٹھری اپنے انتظام میں رکھیں، ادھڑا پھٹا خود ہی لیا کریں، کپڑے خواہ میلے ہوں خواہ اجلے ہوں ایسی جگہ رکھیں جہاں کیڑے کا، چوہے کا اندیشہ نہ ہو، دھوبن کو خود گن کر دیں، اور لکھ لیں، اور گن کر پڑتال کرلیں۔

(۳۲) لڑکیوں کو تاکید کرو کہ جو زیور تمہارے بدن پر ہے رات کو سونے سے پہلے اور صبح جب اٹھو تو دیکھ بھال لیا کرو۔

(۳۳) لڑکیوں سے کہو کہ جو کام کھانے پکانے، سینے، پرونے، کپڑے رنگنے، کوئی چیز بننے کا کام گھر میں ہوا کرے اس میں غور کرکے دیکھا کرو کہ کیونکر ہو رہا ہے۔

(۳۴) جب بچے سے کوئی بات خوبی کی ظاہر ہو اس پر خوب شاباش دو، پیار کرو، بلکہ اس کو کچھ انعام دو تاکہ اس کا دل بڑھے، اور جب اس کی بری بات دیکھو اول تنہائی میں اس کو سمجھاؤ کہ دیکھو بری بات ہے، دیکھنے والے دل میں کیا کہتے ہوں گے، اور جس جس کو خبر ہوگی وہ دل میں کیا کہے گا خبردار پھر مت کرنا، نیک بخت لڑکے ایسا نہیں کیا کرتے، اور اگر پھر وہی کام کرے، مناسب سزا دو۔

(۳۵) ماں کو چاہئے کہ بچے کو باپ سے ڈراتی رہے۔

(۳۶) بچے کو کوئی کام چھپا کر مت کرنے دو۔ کھیل ہو، یا کھانا، یا اور کوئی شغل ہو، جو کام چھپا کر کرے گا سمجھ جاؤ وہ اس کو برا سمجھتا ہے، سو اگر وہ برا ہے تو اسے چھڑاؤ اور اگر اچھا ہے جیسے کھانا پینا، تو اس سے کہو کہ سب کے سامنے کھائے اور پئے۔

(۳۷) کوئی کام محنت کا اس کے ذمے مقرر کردو، جس سے صحت اور ہمت رہے، سستی نہ آنے پائے، مثلاً لڑکوں کیلئے ڈنڈ مگدر کرنا، ایک آدھ میل چلنا اور لڑکیوں کے لئے چکی یا چرخہ چلانا ضروری ہے، اس میں یہ بھی فائدہ ہے کہ ان کاموں کو عیب نہ سمجھیں گی۔

(۳۸) چلنے میں تاکید کرو کہ بہت جلدی نہ چلے، نگاہ اوپر اٹھا کر نہ چلے۔

(۳۹) اس کو عاجزی اختیار کرنے کی عادت ڈالو، زبان سے، چال سے، برتاؤ سے شیخی نہ بگھارنے پائے، یہاں تک کہ اپنے ہم عمر بچوں میں بیٹھ کر اپنے کپڑے، یا مکان یا خاندان، یا کتاب و قلم دوات، تختی تک کی تعریف نہ کرنے پائے۔

(۴۰) کبھی کبھی اس کو دو چار پیسے دیا کرو کہ اپنی مرضی کے موافق خرچ کیا کرے، مگر اس کو یہ عادت ڈالو کہ چیز تم سے چھپا کر نہ خریدے۔

کھانے کا طریقہ

(۱) داہنے ہاتھ سے کھاؤ۔ (۲) شروع میں بسم اللہ پڑھو (۳) اپنے سامنے سے کھاؤ (۴) اور بیچ میں سے مت کھاؤ (۵) کھانے کو گھور کر مت دیکھو (۶) کھانے والوں کی طرف مت دیکھو (۷) بہت جلدی جلدی مت کھاؤ (۸) خوب چبا کر کھاؤ (۹) جب تک لقمہ نگل نہ لو دوسرا لقمہ منہ میں مت رکھو (۱۰) شوربا وغیرہ کپڑے پر نہ گرنے پائے (۱۱) انگلیاں ضرورت سے زیادہ سننے نہ پائیں۔

محفل میں اٹھنے بیٹھنے کا طریقہ

(۱) جس سے ملو ادب سے ملو (۲) نرمی سے بولو۔ (۳) محفل میں تھوکو نہیں (۴) وہاں ناک صاف مت کرو۔ (۵) اگر وہاں جماہی یا چھینک آئے منہ پر ہاتھ رکھو۔ (۶) آواز پست کرو۔ (۷) کسی کی طرف پشت مت کرو۔ (۸) کسی کی طرف پاؤں مت کرو (۹) ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ دے کر مت بیٹھو (۱۰) انگلیاں مت چٹخاؤ (۱۱) بلا ضرورت بار بار کسی کی طرف مت دیکھو (۱۲) ادب سے بیٹھے رہو۔ (۱۳) بہت مت بولو۔ (۱۴) بات بات میں قسم مت کھاؤ۔ (۱۵) جہاں تک ممکن ہو خود کلام مت کرو (۱۶) جب دوسرا شخص بات کرے خوب توجہ سے سنو کہ اس کا دل نہ بجھے، البتہ اگر گناہ کی بات

باقی صفحہ ۳۰ پر

عید الفطر

انعامِ خداوندی کا ایک عظیم یوم

از قلم قاضی محمود الحسن اشرف مظفر آباد

عید الفطر کا دن انسانی دنیا پر خداوند عالم کے انعام و اکرام کا عظیم دن ہے محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم جب اس دنیا میں اس حالت میں مبعوث ہوئے کہ عالم انسانیت کے لئے ایک عظیم دستور زندگی لئے ہوئے تھے تو اس وقت سرزمین عرب پر ایام جاہلیت میں کچھ مخصوص تہوار منائے جاتے تھے جس میں لہو و لعب کا عروج ہوتا تھا اور یہ چیز اسلامی روح کے سراسر خلاف تھی اس لئے رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متبادل عید الفطر و عید الاضحٰی کو یوم عید قرار دیا اور لہو و لعب کے مقابلہ میں ریاضت و عبادت کو اس تہوار کے لئے مرکزی نکتہ قرار دیا۔

عید الفطر دراصل رمضان المبارک کے حکم خداوندی پر عمل کرنے والے انسانوں کے لئے ایک تحفہ ہے۔ ایک انعام ہے اس سلسلہ میں رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ فرمان جو آپ نے صحابہ کرام کو دیا ذکر کرنا مناسب ہے "حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب عید الفطر کا دن ہوتا ہے تو حق تعالیٰ شانہ اپنے فرشتوں کے سامنے بندوں کی عبادت پر فخر کرتے ہیں ہیں اور ملائکہ سے دریافت فرماتے ہیں" اے فرشتو اس مزدور کا جو اپنی خدمت پوری پوری ادا کر دے کیا بدلہ ہے فرشتے عرض کرتے ہیں" اے پروردگار اس خدمت کا بدلہ یہی ہے کہ اس کی اجرت پوری دے دی جائے رب کائنات ارشاد فرماتے ہیں۔ اے فرشتو میرے بندوں نے میرے فریضہ کو پورا کر دیا پھر اب دعا کے ساتھ چلاتے ہوئے عید گاہ کی جانب نکلے ہیں" میری عزت و جلال کی قسم، میری بخشش و رحمت کی قسم میرے علو شان اور بلند ہی مرتبہ کی قسم، میں ان لوگوں کی دعا ضرور قبول کروں گا۔ پھر ان بندوں سے خطاب ہوتا ہے کہ اے بندو، جاؤ تمہارے گناہ معاف کر دیئے اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیا ہے پس یہ لوگ عید گاہ سے اس حالت میں لوٹتے ہیں کہ ان کے گناہ معاف ہو چکے ہوتے ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف و بیہقی)

مذکورۃ الصدر حدیث ایک طویل حدیث کا ایک حصہ ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عید الفطر درحقیقت روزہ داروں کی ریاضت و عبادت کا معاوضہ ہے، اور وہ معاوضہ کیا ہے؟ معاوضہ یہ ہے کہ انسانوں کی عبادت و اطاعت پر عرش بریں پر فخر ہوتا ہے اور رب ذوالجلال اپنی جلالت و عزت اپنی بخشش و رحمت، اپنی علو شان اور بلندی مرتبت کی قسم کھا کر اپنے اطاعت شعار اور عبادت گزار بندوں کی مغفرت کا اعلان کرتا ہے۔ کیا اس سے بڑھ کر کوئی انعام یا تحفہ ہو سکتا ہے جو اتنے عظیم انعام کے حصول کے لئے اگر معمولی مشقت برداشت کرنے سے گھبرانے والا یقیناً شقاوت و قساوت میں مبتلا ہے بہر حال حدیث رسول سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو گئی کہ عید الفطر کا دن نہایت ہی مسرت انگیز اور فرحت بخش ہے اور ساتھ ہی عید کی حقیقت اس طرح عیاں ہو گئی کہ یہ دن کھیل کود، لہو و لعب غفلت و مستی، رقص و غنا، اسراف و تبذیر کیلئے نہیں بلکہ عبادت و ریاضت اعمال حسنہ میں مسابقت اور خدائی انعامات و احسانات کے شکر کا دن ہے

اس دن بندہ اپنے پروردگار کے سامنے اس چیز کا اظہار کرتا ہے کہ" اے پروردگار تیری رضا و خوشنودی کی خاطر میں ہر طرح کی تکلیف و مشقت کو برداشت کرنا گوارا

کر سکتا ہوں میری خوشی اور میرا غم سب کچھ اے ذات باری تعالیٰ تیری طرف سے ہے۔ یہی وجہ ہے جب عید کے دن طلوع صبح ہوتی ہے تو یہ بندہ اپنے ہر عمل کو خدا اور اس کے رسول کی رضا میں رنگنے کی کوشش کرتا ہے صبح ہوتے ہی عیدگاہ میں جانے کی تیاری کرتا ہے نیز وہ دیکھتا ہے کہ یہ خوشی کا دن کیا صرف میرے لئے ہے ؟ نہیں بلکہ اس میں تمام مسلمان شریک ہیں خواہ وہ امیر ہوں یا غریب مفلس ہوں یا نادار ، اب جب بندہ مومن مفلس زدہ لوگوں کو دیکھتا ہے تو سوچتا ہے کہ ان غریبوں کی عید کیسے ہوگی ؟ ان کے گھروں میں عید کی خوشیاں کیسے ہوں گی ؟ فوراً رسول رحمت کا یہ فرمان متوجہ ہوتا ہے۔

"کہ ہر مسلمان پر صدقہ فطر واجب ہے اور یہ عیدگاہ میں جانے سے پہلے ادا کر دیا جائے" گویا صدقہ فطر غریبوں کی عید کا سامان ہے۔ غریبوں کو عید کی خوشیوں میں شامل کرنے کے لئے ہے اور غریبوں کے دکھ درد میں شرکت کا ایک باب ہے۔ اسی لئے رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نماز عید کے لئے گھر سے نکلنے سے قبل ہی صدقہ فطر ادا کر دیا جائے۔

رسول رحمت کو اپنی امت کے غرباء کا ناداروں اور اپاہجوں کا کس قدر خیال تھا۔ اور اسلام کے نظام معیشت میں کس قدر غربت و افلاس کے خاتمہ کے لئے اور غریبوں کے دکھ درد میں شریک ہونے کے لئے تعلیم دی گئی ہے اس کا اندازہ صرف نظام صدقۃ الفطر ہی سے لگایا جاسکتا ہے۔ نیز یہ صدقہ فطر جہاں غریب کی عید ہے وہاں اس کے ادا کرنے والے کی لغزشوں اور کوتاہیوں کے ازالہ کا سبب بھی ہے۔

عید الفطر کا ثبوت

رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ شریف لے گئے وہاں لوگ زمانہ جاہلیت کے تہوار منایا کرتے تھے جن میں لہو و لعب ، بجا بلانہ رسومات رقص و سرود کی محافل ڈھول ڈھمکے اور نہ جانے کن کن رسومات کو اپنائے ہوئے تھے رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ رسم و رواج دیکھا تو اسے ناپسند فرماتے ہوئے اس کی حقیقت دریافت کی۔ لوگوں نے عرض کیا کہ ہم بطور خوشی کے قبل از اسلام سے ہی ایسا کرتے چلے آرہے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ان تہواروں کے بدلے میں ان سے بہتر تمہارے لئے دو ایام مقرر کر دیئے ہیں گویا اب تمہارے قومی اور مذہبی تہوار صرف یہی ہیں (۱) یوم الفطر (۲) یوم الاضحیٰ۔ جب سے لے کر آج تک ان دو ایام کو مذہبی عقیدت و احترام کے ساتھ منایا جاتا ہے اس میں آج تک کسی نے افراط و تفریط نہیں کی۔

رہبر اعظم کا معمول

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن غسل فرماتے مسواک کرتے خوشبو لگاتے نئے کپڑے پہنتے تھے اور عید الفطر کی نماز سے قبل کچھ کھا پی لیتے تھے آپ نماز عید کے لئے جس راستہ سے نکلتے واپسی میں اس راستہ کے متبادل دوسرا راستہ اختیار فرماتے اور یہ چیزیں تمام مسلمانوں کے لئے مسنون ہیں۔

آنحضرت جب عیدگاہ میں جلوہ افروز ہوتے نماز عید کی ادائیگی کے بعد آپ کھڑے ہوتے اور ایک بصیرت افروز خطبہ دیتے جس میں خدائے پاک کی حمد و ثنا اور لوگوں کو پند و نصیحت فرماتے اور خدائے وحدہ لاشریک کی اطاعت کی تعلیم و ترغیب دیتے نیز بعض اہم معاملات کے فیصلے بھی عیدگاہ میں فرماتے کیونکہ یہ دن مسلمانوں کی شان و شوکت کا دن ہے کبھی ایک مرتبہ آپ نے جہاد کے لئے عظیم الشان لشکر عیدگاہ ہی میں ترتیب دیئے اور انہیں جہاد فی سبیل اللہ کے لئے روانہ فرمایا۔

مقام افسوس ہے کہ آج کا مسلمان اس حقیقت سے بالکل ناآشنا ہوتا جارہا ہے ملک و ملت کا عظیم سرمایہ نوجوان ہیں لیکن مستقبل کے یہ معمار بے راہروی کا شکار ہیں۔ تعلیم یافتہ طبقہ تک بعض سنگین جرائم کا مرتکب ہو رہا ہے آئے دن یہ خبریں آرہی ہیں کہ فلاں مقام پر بہیمانہ ڈاکہ زنی کی واردات ہوئی جس کی قیادت فلاں گریجویٹ کر رہا تھا یہ لاقانونیت اور رجحان ملک و ملت کے لئے نہایت ہی خطرناک ہے ان اعمال شنیعہ کا بنیادی سبب یہ ہے کہ دین کی حقیقی روح اور اشعار اسلام کے بنیادی مقاصد سے سراسر انحراف ہو رہا ہے۔

اخلاقیات ہوں یا عبادات ، معاملات ہوں یا معاشیات ہر شعبے میں اسلام سے بیگانگی بڑھتی جا رہی ہے جس کا نتیجہ سامنے ہے عید الفطر کا دن اور اس کے معمولات اپنے اندر بہت سے اسرار و معارف لئے ہوئے ہیں نماز عید اطاعت خداوندی کا درس دیتی ہے اس نماز میں بندہ جب تکبیرات ادا کرتا ہے تو گویا اس چیز کا اظہار کرتا ہے کہ قوت و طاقت ، عظمت و جلالت صرف اور صرف ذات اقدس کے ساتھ خاص ہے ، بہر حال عصر جدید میں احکام اسلام کی وہ حقیقی اور خصوصاً عید کے مقاصد اگر زندہ ہو جائیں تو عالم اسلام جو روز بروز انحطاط تنزل اور اختلاف کا شکار ہے بیانحوطا طو تنزلی۔ ارتقاء سے اور یہ اختلاف اتحاد و اتفاق سے بدل سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ نماز عید کھلے میدان میں ادا فرماتے تھے تاکہ اسلام کی شان و شوکت کا مظاہرہ بھی ہو اور اتحاد و اتفاق اور اخوت و محبت کا درس بھی یہی وجہ ہے کہ رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ جاتے ہوئے ایک راستہ اور واپس تشریف آوری پر دوسرا راستہ اختیار فرماتے تھے تاکہ ہر جہت کے لوگوں کو مسلمانوں کے جذبہ اطاعت کا علم ہو سکے بہر حال جب کہ ہم عید کی خوشیوں کو لیے ہوئے عیدگاہ میں پہنچیں تو ہمیں بارگاہ خداوندی میں ہاتھ پھیلاتے ہوئے اپنا احتساب کرنا چاہیئے کہ ہم نے اپنی حیات عزیز کو مذہب و ملت کے لئے کہاں تک وقف کیا ہوا ہے اور ہم اسلام کے مقاصد و تقاضے کہاں تک پورا کرتے ہیں اگر نہیں تو پھر آئیے اور عہد کیجئے ہم اپنی زندگی کے بہترین ایام کو اسلام اور صاحب اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے مطابق بسر کریں گے۔ اور یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ اس سلسلہ میں ہماری انفرادی ذمہ داریاں کیا ہیں کیونکہ جب تک ہم بحیثیت ایک فرد اپنی اصلاح نہ کر لیں گے اس وقت اسلامی

باقی صفحہ ۳۰ پر

ایک مدعی الوہیت کی کہانی

سید منظور احمد شاہ آسی

اس کا نام عطاء ہے۔ بعض مؤرخین نے ہشام یا ہاشم لکھا ہے۔ یہ حکیم کے لقب سے مشہور تھا، چونکہ علم طب و حکمت و کیمیا میں انتہائی ماہر تھا۔ اسی لئے حکیم کے لقب سے شہرت پائی۔ یہ "مرو" تھا قریب ایک گاؤں "کازہ کیمن دات" کے ایک غریب دھوبی کا لڑکا تھا۔ نہایت ذہین و ذکی تھا۔ اس کی پیدائش پر ماں باپ نے کوئی غیر معمولی خوشی نہ منائی کیوں کہ کوئی خوش شکل یا خوبصورت نہ تھا اور کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ یہ شہرت کی بلندیوں کو چھوئے گا۔ باوجود غربت کے اس نے تمام مروجہ علوم پر کامل دستگاہ حاصل کی۔ خراسان کے علاقہ میں اس وقت اس کا کوئی ثانی نہ تھا۔ یہ علم بلاغت حکمت فلسفہ، شعبدہ بازی، طلسم و سحر میں اپنی مثال آپ تھا بہت جلد اس کی شہرت چار دانگ عالم میں پھیل گئی۔ شکل کے لحاظ سے انتہائی بدشکل تھا پستہ قد تھا اور ایک آنکھ سے بھی محروم تھا۔ جب کوئی اس کو دیکھتا تو وہ بات قائل ہو جاتی جو اس نے سنا تھا جیسا کہ عربی کا ایک محاورہ ہے،

"تسمع بالمعیدی خیر من ان تراہ"

اس لئے مقنع نے ایک عجیب طریقہ ایجاد کیا کہ ایک خول سونے یا چاندی یا کسی اور دھات سے بنا کر چہرے پر سجا لیا جو ہر وقت چہرے پر چپکا رہتا۔ جیسے آج کل پلاسٹک سرجری کا طریقہ ہے اسی وجہ سے اس کا لقب مقنع (نقاب پوش) مشہور ہو گیا۔

اس نے سمرقند کے قریب کوہ سیام کے پہاڑ کے قلعے میں کیمیائی اجزاء کو ملا کر ایک چاند تیار کیا جو رات کو اس کنوئیں سے نکلتا اور پندرہ میل کے علاقے میں اس کی روشنی پھیل جاتی اور بعض دفعہ جب دونوں چاند مقابل میں ضیا پاشی کرتے تو دیکھنے والے دنگ رہ جاتے بعض تاریخی روایات میں ہے کہ وہ چاند کم و بیش ایک ماہ کی مسافت سے نظر آتا، لوگ دور دراز سے اسے دیکھنے کے لئے آتے اور حیران رہ جاتے۔ اور خوش اعتقاد مرید تو اپنے پیشوا مقنع کا بڑا معجزہ گردانتے۔ اور اس بات کو خوب اچھالتے حضرات یہ تعجب کی بات نہیں ہے "ماننے والوں نے مرزا قادیانی جیسے مردود کو مانا جس میں کوئی عجیب و غریب بات نہ تھی اور مقنع تو بڑا شعبدہ باز اور طلسمات کا ماہر تھا، روز آئے دن ایسے کرتب دکھاتا رہتا تھا۔ بہرحال حکیم مقنع نے جو مصنوعی چاند بنایا تھا۔ اس کو وہ اپنی صداقت کی نشانی قرار دیتا۔ حکیم مقنع خراسانی کے عقائد مجوسیوں سے ملتے جلتے تھے اس کے عقیدہ کا ایک بڑا نکتہ عقیدہ تناسخ تھا جس کی وجہ سے وہ خدائی کا دعویٰ کرتا تھا۔ وہ کہتا کہ خدا تعالیٰ بشری شکل میں ظاہر ہوتے ہیں۔ وہ کہتا ہے خدا کا بروز حلول سب سے پہلے خدا تعالیٰ حضرت آدمؑ کی صورت میں ظاہر ہوئے فرشتوں نے اسی لئے حضرت آدمؑ کو سجدہ کیا آدمؑ تو صرف ایک سمت تھے ان میں اللہ تعالیٰ حلول کئے ہوئے تھے اسی طرح جتنے بھی انبیاء علیہم السلام تشریف لائے اللہ تعالیٰ ان کی شکل میں جلوہ گر ہوتے رہے۔ اور آخر میں اللہ تعالیٰ ابومسلم خراسانی کی شکل میں ظاہر ہوئے۔ اور اب اس زمانہ میں میری صورت میں اللہ تعالیٰ ظاہر ہوئے لہٰذا میری عبادت کی جائے اور مجھے سجدہ کیا جائے تاکہ ابدی نجات مل جائے۔ ایک کثیر گروہ اس کانے دجال نے اپنے دام تزویر میں پھنسا کر گمراہ کیا۔ یہ یک چشم ابومسلم خراسانی کو جسے خلیفہ ابوجعفر منصور نے قتل کرا دیا تھا۔ سرکار دو جہاں نبی کریمؐ سے افضل گردانتا تھا۔ کہ معاذ اللہ ابومسلم حضورؐ سے بھی افضل تھا۔ حکیم مقنع خراسانی کی تعلیمات بے حیائی کا مرقع تھیں۔ مقنع کا کہنا تھا کہ دوسروں کی عورتیں بھی ہر آدمی پر حلال ہیں۔ نکاح کی حاجت نہیں۔ مقنع کے مذہب میں خنزیر اور مردار اور شراب بھی حلال تھی۔ مقنع نے نماز روزہ اور دوسری عبادتیں موقوف کر دی تھیں، مقنع کے پیروکار مساجد بنواتے ان میں مؤذن نوکر رکھتے۔ البتہ نماز نہ پڑھتے۔ اگر شامت کا مارا کوئی ان میں چلا جاتا تو جان سے ہاتھ دھو بیٹھتا اس کے پیروکار اسے قتل کر دیتے تھے، اور لاش چھپا دیتے، جب مقنع کا حلقہ ارادات بڑھ گیا تو حوصلہ اقتدار کیلئے ہاتھ پاؤں مارنے لگے، اس غرض کے لئے مقنع نے قلعے تعمیر کرائے۔ ایک مشہور قلعہ کا نام و نجی تھا جب کہ دوسرا مضبوط ترین اور مشہور قلعہ سیام بلند پہاڑ پر واقع تھا۔ قلعہ کے اردگرد ایک لمبی خندق تھی قلعہ کا دفاع مضبوط تھا کئی سال فوج کیلئے سامان حرب اور خوراک وغیرہ جمع تھی حکیم مقنع نے اور بھی کئی چھوٹے بڑے قلعے تعمیر کرائے؛ اور مضبوطی سے قدم جمائے خراسان کے مختلف علاقوں پر چھاپہ مار حملے شروع کرائے اسی اثناء میں بخارا میں ایک باغی جماعت پیدا ہو گئی وہ جماعت حکیم مقنع کے دعوۂ الوہیت اور نبوت کی قائل تو نہ تھی البتہ سیاسی مفاد و مصالح کیلئے گٹھ جوڑ کر لیا۔ اس جماعت کو مبیضہ کہا جاتا تھا۔ ترکوں میں سے بھی بعض لوگوں نے مقنع کا ساتھ دیا۔ خلیفہ مہدی کو مقنع کی شوریدہ سری کی اطلاعات برابر مل رہی تھیں خلیفہ نے ابو نعمان، اور لیث بن نصر کو فوج دے کر مقنع کی سرکوبی کیلئے بھیجا لیکن اسلامی لشکر کو شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔ لیث کا بھائی محمد بن نصر اور ان کا بھتیجا اس معرکے میں شہید ہوئے۔ جب خلیفہ کو اسلامی لشکر کی شکست کی اطلاع ملی تو اس نے جبرائیل بن یحییٰ کو روانہ کیا چار مہینے تک بخارا کے قلعوں پر لڑائی ہوتی رہی بالآخر اسلامی فوجیں کامیاب ہوئیں۔ مقنع کے ہزاروں پیروکار موت کا لقمہ بن گئے۔ جو زندہ بچے وہ بھاگ گئے اور قلعہ سیام میں پناہ گزین ہوئے۔ بقول شخصے "جان بچی سو لاکھوں پائے" "لوٹ کے بدھو گھر کو آئے" جبرائیل بھی مقنع کی فوجوں کا تعاقب کرتا ہوا اور ان کی سرکوبی کرتا ہوا "قلعہ سیام" پر جا پہنچا۔ ایک اور اسلامی لشکر معاذ بن مسلم اور

سعید بن عمر حرشی کی سرکردگی میں بھاری جمعیت لیکر جا پہنچا اور "طواویس" کے مقام پر لڑائی ہوئی مقنع کا لشکر "قلعہ سیام" سے بھاگ اٹھا، شکست خوردہ فوج مقنع کے پاس قلعہ سیام میں جا پہنچی، مقنع نے سب لشکر "قلعہ سیام" میں جمع کر لیا، اسلامی لشکر نے بھی قلعہ کے پاس پڑاؤ ڈال دیا۔ اسلامی فوج کے دونوں سپہ سالاروں میں کشیدگی پیدا ہو گئی۔ سعید بن عمر نے خلیفہ مہدی کو لکھا کہ میں اکیلا ہی اپنے لشکر کے ساتھ مقنع کا قلعہ فتح کر سکتا ہوں۔ لہذا تنہا مجھے اجازت دی جائے، معاذ بن مسلم کو واپس بلا لیا جائے، خلیفہ نے سعید بن عمر کی درخواست منظور کر لی سعید بن عمر حرشی نے بہت کوشش کی جیسے بھی ممکن ہو قلعہ کی فصیل تک مجاہدین پہنچ جائیں، کوئی تدبیر بھی کارگر ثابت نہ ہوئی، اسلامی لشکر کو بہت سا جانی و مالی نقصان برداشت کرنا پڑا، مقنع کے لشکری قلعہ سے سنگ باری اور تیر اندازی کرتے، سعید بن عمر نے ہمت نہ ہاری۔ نہایت استقامت کا ثبوت دیا مہم جاری رکھی، سعید نے لمبی سیڑھیاں لکڑی اور لوہے سے بنوائیں کہ خندق کے دونوں سروں پر رکھ کر خندق عبور کی جائے، لیکن اندازہ غلط ثابت ہوا، خندق کی چوڑائی زیادہ تھی سعید بن عمر نے خلیفہ مہدی کو تمام حالات لکھے کہ ہزار کوشش کے باوجود ہم قلعہ تک نہیں پہنچ سکے۔ اب خندق کو پاٹ دینے کے سوا کوئی چارہ نہیں اس زمانے میں "صوبہ سندھ" اور "پنجاب" کا جنوبی حصہ خلافت بغداد کے زیر نگین تھا۔ خلیفہ نے سندھ کے عامل کو لکھا کہ "گائے بھینس، بیل کی جتنی کھالیں مل سکیں ان کو سعید بن حرشی کے پاس خراسان میں بھیج دو" چنانچہ دس ہزار کھالیں ملتان سے بھیجی گئیں، سعید بن عمر نے ان کھالوں میں ریت بھر کر خندق میں ڈلوانا شروع کیا چند دن میں ہی خندق کا ایک حصہ بھر گیا، مجاہدین قلعے کی فصیل تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے" اور قلعہ شکن ہتھیاروں سے قلعہ توڑنا شروع کیا۔ مقنع کے پیروکار گھبرا گئے اور خفیہ طور پر سعید بن عمر کی طرف پیغام بھیجا کہ ہمیں پناہ دے دی جائے سعید نے پناہ دے دی تیس ہزار لشکری قلعہ سے باہر آ گئے، اب مقنع کے ساتھ صرف دو ہزار آدمی باقی تھے، جب مقنع کو یقین ہو گیا کہ اب ان کے لئے راہ فرار مشکل ہے تو تمام اپنے رفقاء کار کو جمع کیا اور زہر پلایا اور خود بھی پی کر مر گیا۔ اور بعض مؤرخین نے لکھا ہے کہ ابن مقنع نے پہلے اپنے تمام مال و اسباب کو جلایا پھر اپنے پیروکاروں سے کہا کہ اس وقت سیدھا جنت میں جانا چاہتے ہو تو میرے ساتھ آگ میں کود جاؤ۔ سب خوش اعتقادوں نے حکم کی تعمیل کی اور جل کر راکھ ہو گئے، اور جب اسلامی فوجیں قلعہ میں داخل ہوئیں تو کسی انسان یا جانور کا نام و نشان باقی نہ تھا۔ ایک اور تاریخی روایت میں ہے کہ مقنع جب محاصرے سے تنگ آ گیا تو اپنے پیروکاروں کو خوب شراب پلائی جب وہ نشے میں مدہوش ہو گئے تو انہیں یکے بعد دیگرے آگ میں جھونکنا شروع کر دیا:۔

جب وہ سب ختم ہو گئے تو ایک دیگ تیزاب سے بھر کر دیگ میں بیٹھ گیا، تیزاب میں جل کر تحلیل ہو گیا:۔ اس کا نام و نشان بھی باقی نہ رہا، باقی اسلامی لشکر کو کچھ علم نہ تھا کہ اندر قلعہ میں کیا کچھ ہو گیا۔ وہ یہی سمجھتے رہے کہ مقنع اور اس کے پیروکار قلعے میں موجود ہیں۔ اس راز کا افشاء یوں ہوا کہ ایک عورت قلعے کے کسی کمرے میں بیمار تھی، اس کو جب افاقہ ہوا اس نے قلعہ میں گھوم پھر کر دیکھا کہ وہاں کسی آدم زاد کا نام و نشان باقی نہ تھا وہ قلعہ کی دیوار پر چڑھ کر کہنے لگی میرے سوا یہاں کوئی ذی روح موجود نہیں، مجاہدین سیڑھیاں لگا کر قلعہ کی فصیل پر چڑھ گئے اور قلعہ کی دیوار پھاند کر اندر اتر گئے:۔ اور اندر سے قلعے کے دروازے کھول دیئے، اور یوں مقنع دنیا ہی میں آگ میں داخل ہو گیا، کا مصداق ہو گیا:۔

کلورکوٹ میں شیزان بائیکاٹ مہم شروع ہو گئی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کلورکوٹ کا اجلاس حافظ محمد زکریا صدر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کلورکوٹ کی زیر صدارت ہوا۔ حافظ اسلام الدین کی تلاوت کے بعد متفقہ طور پر طے پایا کہ کلورکوٹ میں مرزائیوں کی مصنوعات کا بائیکاٹ کی مہم شروع کی جائے پروگرام کے مطابق ایک وفد نے دکانداروں سے ملاقات کر کے انہیں بائیکاٹ کی ترغیب دی دکانداروں اور کاروباری حضرات نے وعدہ کیا کہ آئندہ قادیانیوں کی مصنوعات فروخت نہیں کی جائیں۔ وفد کا دورہ کامیاب رہا آئندہ بھی ترغیب دینے کے لئے عالمی مجلس کے مقامی رہنماؤں کا پروگرام جاری رہے گا

نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم،

کونسا دل ہے جہاں میں نہیں شیدا تیرا
جلوۂ حسن تمامی ہے سراپا تیرا
جب سے چمکا ہے زمانے میں ستارا تیرا
تب سے ہر سمت کو پھیلا ہے اجالا تیرا
جملہ اوصاف الٰہی کا ظہور کامل ....
آئینہ ذات الٰہی کا ہے چہرہ تیرا
کہیں یٰسین و مزمل کہیں طٰہٰ و مدثر
صاحب لولاک لقب ہے مرے آقا تیرا
عالم علوی و سفلی پہ حکومت تیری
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا
نہ کھلی پر نہ کھلی بوجہل پہ عظمت تیری
گو پڑھا ریت کے ذروں نے بھی کلمہ تیرا
ہے غلامی کا تری یہ مرے آقا ثمرہ
دل صادق ہے بنا برزخ کبریٰ تیرا،

"صادق نیازی مانسہرہ"

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فقر و فاقہ

محمد اقبال [illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا ہوتی تھی۔ میرے اللہ! زندگی میں مجھے مسکین رکھ، موت میری مسکین کی حالت میں عطا فرما، اور قیامت میں بھی مسکینوں میں مجھے اٹھا، ہمارے نبی کی تو یہ دعا، ور میں ہر وقت مسکین ہوں مگر تری طرف مرا احتیاج رہے۔ امام الانبیاء جب تشریف لے گئے دنیا سے تو صرف ایک جوڑا تھا کپڑوں کا، اور جس رات پیکر نبوتؐ اس دنیا سے جا رہے تھے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ ہمارے گھر میں رات کو چراغ جلانے کے لئے تیل بھی نہ تھا۔ یہ ہے سیرت امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم۔

اگر کسی صدقی انسان کی زندگی کے حالات و واقعات اس کی صداقت و تقدیس کے لئے معیار ہو سکتے ہیں تو اس آسمان کے نیچے فی الحقیقت ایک ہی انسانی زندگی ہے جس کی سوانح حیات حالات میں سے ہر شے اس کی صداقت کے لئے معجزہ قاہرہ و برہان قاطع ہے یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

جس وجود اقدس کے ظہور نے دنیا کی بڑی بڑی شہنشاہیوں کو نابود کر دیا، جس کی ہیبت الٰہی اور سطوت ربانی کے آگے تاجداران عالم کے تخت الٹ گئے، جس کے غلاموں کے سامنے کسریٰ کا خزانہ آنے والا تھا اور قیصر کا خراج پہنچنے والا تھا بحالیٔ حیات طیبہ کے اندر عرب وطن کی شہنشاہی کو اپنے قدموں پہ دیکھتا تھا اور فی الحقیقت جس کے لئے دنیا کے تمام خزانے اور طاقتیں وقف تھیں اس نے خود اپنے لئے جو زندگی اختیار کی تھی، اس کا حال یہ تھا کہ تمام عمر کبھی دونوں وقت شکم سیر ہو کر غذا تناول نہ فرمائی اور دو دو دن تک آپؐ کے حجرہ فقر میں غذا کی تیاری کے نشانات یکسر معدوم و مفقود رہے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

آپؐ اور آپؐ کے اہل و عیال نے عمر بھر فقر و فاقہ میں زندگی بسر کی،

آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ زندگی پسند فرمائی جو ہر انسان اختیار کر سکتا ہے، حقیقت یہ ہے کہ آقائے نامدار کی نظر میں دنیاوی مال و اسباب کی کوئی وقعت نہ تھی آپؐ نے اپنے صحابہؓ اور پوری امت کو دنیا کی محبت سے منع فرمایا۔ آپؐ کے پاس جو کچھ آتا وہ راہ خدا میں خرچ فرما دیتے اسی طرح عملاً اس کی ترغیب دیتے رہے، اپنے پاس جمع نہ رکھتے۔

ایک روز چند فقراء نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فقر کی شکایت کی تو آپؐ نے فرمایا فقیر امیروں کی نسبت پانچ سو برس پہلے جنت میں جائیں گے۔ جب کہ دولت مندوں کو خدا بارگاہ میں اپنی دولت کا حساب دیتے پانچ سو برس گزر جائیں گے

سچا عاشق سرمایہ دار نہیں بنتا وہ خود ننگا رہ کر دوسروں کو ڈھانپے گا!۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے عائشہؓ! اگر میں چاہتا تو مرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلا کرتے۔ میرے پاس ایک فرشتہ آیا اس کی کمر اتنی بڑی تھی کہ جیسے کعبہ شریف کے برابر ہو وہ کہنے لگا کہ آپؐ کے پروردگار نے آپؐ کو اپنی سلامتی کا پیغام بھیجا ہے۔ اور یہ فرماتے ہیں کہ اگر تم چاہو تو نبی "عبد" رہو اور اگر چاہو تو نبی بادشاہ ہو جاؤ۔ میں نے جبریلؑ کو دیکھا تو انہوں نے مجھے اشارہ کیا کہ اپنے آپ کو متواضع رکھیں۔

ایک روایت میں ہے آتا ہے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ ارشاد فرمایا کہ مرے پروردگار نے یہ پیش کش فرمائی کہ مکہ کا سارا علاقہ آپ کے لئے سونے کا بنا دوں۔ میں نے عرض کیا اے پروردگار میں تو وہ زندگی چاہتا ہوں کہ ایک دن پیٹ بھر کر کھاؤں اور دوسرے دن نہ کھاؤں اور بھوکا رہوں تاکہ بھوک کے وقت ترے سامنے گڑگڑاؤں اور تجھے یاد کروں جب سیر ہو جاؤں تو تیری حمد بیان کروں،

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، حضورؐ ایک بورے پر آرام فرما رہے تھے جس کے نشانات حضورؐ کے بدن اطہر سے ظاہر ہو رہے تھے۔ میں یہ دیکھ کر رونے لگا۔ حضورؐ نے فرمایا کیا بات ہے کیوں رو رہے ہو؟ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم۔ قیصر و کسریٰ تو ریشم و مخمل کے گدوں پر سوئیں اور آپؐ بورے پر۔ حضورؐ نے فرمایا رونے کی بات نہیں ان کے لئے دنیا ہے اور ہمارے لئے آخرت ہے،

حضرت حفصہؓ سے کسی نے پوچھا کہ آپ کے گھر میں حضورؐ کا بستر کیا تھا۔ انہوں نے فرمایا: ایک ٹاٹ تھا جس کو ہم دوہرا کر کے حضورؐ کے نیچے بچھا دیا کرتے تھے۔ ایک روز مجھے خیال ہوا کہ اگر اس کو چوہرا کر کے بچھا دیا جائے تو زیادہ نرم ہو جائیگا۔ حضورؐ نے صبح کو دریافت فرمایا کہ میرے نیچے رات کو کیا چیز بچھائی تھی، میں نے کہا وہی روز مرہ کا بستر تھا۔ رات کو چوہرا کر دیا تھا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اس کو پہلے ہی حال پر رہنے دو۔ اس کی نرمی رات کو مجھے تہجد سے مانع ہو گئی:۔

ام المومنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شکم سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا، اور کبھی فاقہ کا شکوہ کسی سے نہیں کیا۔ ناداری حضورؐ کو غنی سے زیادہ

باقی صفحہ ۳۰ پر

عید کے فضائل و مسائل

مولانا منظور احمد الحسینی

عید کا معنی لوٹ کر آنے والی چیز، کیونکہ مسلمانوں کیلئے خوشی، فرحت اور سرور کا دن، بار بار پلٹ کر آتا ہے اسلئے اس کو عید کہتے ہیں۔

عید الفطر کی نماز ہجرت کے پہلے سال شروع ہوئی تھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے۔ ہجرت سے پہلے مدینہ کے لوگوں کے سال میں دو دن تھے، جن میں لہو لعب میں مشغول ہوتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کیسے دن ہیں؟ تو لوگوں نے جواب دیا کہ ان دنوں میں ہم جاہلیت کے زمانے میں کھیل کود کرتے تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ان دونوں کے بجائے دو بہتر دن مقرر کئے ہیں یوم اضحیٰ اور یوم فطر۔ (ابوداؤد)

رمضان المبارک کے ختم ہونے پر شوال کی پہلی تاریخ کو عید الفطر مناتے ہیں۔ فطر کے معنی روزہ کھولنے یا رکھنے کے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر ایک صدقہ مقرر فرمایا ہے کہ رمضان شریف کے مکمل ہونے پر روزہ کھلنے کی خوشی اور شکریہ کے طور پر ادا کریں، اسے صدقۂ فطر کہتے ہیں اور اسی روزہ کھلنے کی خوشی منانے کا دن ہونے کی وجہ سے رمضان المبارک کے بعد والی عید کو عید الفطر کہتے ہیں۔

رمضان المبارک میں ہر روزہ دار کو روزانہ افطار کے وقت زبردست خوشی ہوتی ہے کہ کھانا پینا ملنے کے ساتھ ساتھ اس کا اس دن کا روزہ بحفاظت پورا ہو جاتا ہے۔ عید الفطر کا دن حقیقت میں افطار اکبر ہے۔ جو خوشی روزہ دار کو روزہ کے وقت روزانہ حاصل ہوتی تھی، اس کا مجموعہ عید کے دن اسے حاصل ہوا کہ پورے ماہ رمضان المبارک کے روزے بخیر و خوبی اللہ تعالیٰ کی توفیق سے پورے ہوگئے۔

عید کے دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے متعلق اپنے فرشتوں سے پوچھتے ہیں کہ اے میرے فرشتو! اس مزدور کا کیا صلہ ہے جو اپنی محنت کا پورا پورا حق ادا کر چکا ہو۔ عرض کرتے ہیں۔ اے رب! اس کا صلہ تو یہی ہے کہ اس کی محنت کا پورا پورا معاوضہ دے دیا جائے۔

فرشتوں کے اس جواب پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

اے فرشتو! میں تمہیں گواہ بنا کر اعلان کرتا ہوں کہ میں نے رمضان کے روزے رکھنے والوں، تراویح اور نوافل میں قیام کرنے والوں کا ثواب اپنی رضا اور مغفرت کو قرار دیا ہے۔ انھوں نے میرا قرض ادا کیا (رمضان کے روزے رکھے) اس کے بعد نماز عید کے شوق میں میری تعریف کرتے ہوئے عید گاہ گئے۔ لہٰذا مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ میں ان کی خطاؤں کو معاف کروں گا اور ان کے عیبوں کو چھپاؤں گا، جو دعا کریں گے اس کو شرف قبولیت بخشوں گا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں:

”بندو واپس جاؤ، میں نے تمہیں بخش دیا اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیا۔“

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ:

”لوگ اپنے گھروں کو اس حالت میں واپس ہوتے ہیں کہ ان کے گناہوں کی معافی کا اعلان ہو چکا ہوتا ہے۔“ (بیہقی)

پہلی امتوں میں عید

سابقہ انبیاء کی امتیں بھی کسی نہ کسی شکل میں عید منایا کرتی تھیں، مثلاً حضرت آدم کی اولاد اس دن عید مناتی تھی جس دن حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی امت اس دن عید مناتی تھی جس دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نمرود کی آگ سے نجات ملی۔ حضرت یونس علیہ السلام کی قوم اس دن عید مناتی تھی جس دن حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ سے نجات پائی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم اس روز عید مناتی تھی جس دن آسمان سے مائدہ نازل ہوا تھا۔

عربوں میں مختلف تہوار منائے جاتے تھے، جن میں جوا، شراب نوشی، شعر و شاعری اور رقص و سرور کی محفلیں آراستہ و پیراستہ کی جاتی تھیں۔ یہ اسلام کا فیض ہے کہ اس نے تفریحات کو ایک نئے سانچے میں ڈھال دیا اور اعلان کیا کہ تمہیں چاہئے کہ رمضان کے روزوں کی گنتی پوری کرو اور اس انعام پر کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ہدایت سے نوازا ہے، اس کی کبریائی بیان کرو، ممکن ہے کہ اس عمل سے تم شکر گذاری کو اپنا شیوہ بنا سکو۔

نماز عید کی ترکیب

احناف کے نزدیک نماز عید واجب ہے۔ نماز عید اس طرح شروع کرے کہ قبلہ کی طرف منہ کرکے امام کی اقتداء میں اللہ اکبر کہتے ہوئے رفع یدین کرے اور ہاتھ باندھ لے۔ پہلی رکعت میں سبحانک اللّٰھم پڑھنے کے بعد قرأت سے پہلے ہاتھ کانوں تک اٹھا کر اللہ اکبر کہے اور ہاتھ چھوڑ دے، دوسری بار پھر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہے اور ہاتھ چھوڑ دے، تیسری بار بھی اسی طرح ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہے اور پھر ہاتھ باندھ لے اور قرأت شروع کرے باقی پوری رکعت تمام نمازوں کی طرح ادا کرے، دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور قرأت کے بعد امام کی اقتداء میں تین تکبیروں کے ساتھ رفع یدین کرے اور ہاتھ چھوڑ دے، چوتھی بار جب امام اللہ اکبر کہے تو تکبیر کے ساتھ رکوع میں چلا جائے اس کے بعد باقی نماز تمام نمازوں کی طرح پوری کرے۔ پھر امام کھڑا ہو کر خطبہ پڑھے اور تمام لوگ خاموش ہو کر سنیں۔ عیدین میں بھی دو خطبے ہیں اور دونوں کے درمیان بیٹھنا مسنون ہے۔

باقی ص ۳۱ پر

عید الفطر
تشکر وانبساط کا دن

مولانا عبد الحکیم، کراچی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت فرما کر جب مدینہ طیبہ تشریف لائے تو ایک سال گزرنے کے بعد یعنی ۲ھ میں رمضان المبارک کا روزہ بھی فرض ہوئے اور عید الفطر کے ادا کرنے کا حکم بھی دیا گیا۔ عید الفطر کا دن کسی ملک کی فتح اور کسی جنگ عظیم میں کامیابی کی یادگار نہیں ہے بلکہ یہ ایک روحانی جشن ہے جو رمضان شریف کے روزوں کا حسن اختتام ہے تاکہ جو بندے ایک ماہ روحانی اور جسمانی مجاہدے میں مصروف رہے اور نفس کی خواہش سے منہ موڑ کر اپنے مالک کی اطاعت میں لگے رہے۔ وہ یوم تشکر وانبساط منائیں اور اپنے رب کی عظمت و بڑائی کا اظہار کرتے ہوئے بارگاہ الٰہی میں شکریہ ادا کریں کہ اس نے فریضہ صیام، نماز تراویح تلاوت قرآن اور صدقہ فطر جیسے اہم عبادتوں کے انجام دینے کے لئے قوت اور توانائی عطا فرمائی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرماتے۔ عید الفطر کا چاند دیکھ کر اعتکاف سے باہر آتے رات خوشی و مسرت سے گزار کر صبح کو عید کی نماز ادا کرنے کے لئے کھلے میدان میں تشریف لے جاتے یا کبھی مسجد نبویؐ میں اذان اور اقامت کے بغیر دو رکعت نماز میں چھ زائد تکبیریں ہوتی تھیں، پڑھتے تھے۔ پہلی رکعت میں سورہ "اعلیٰ" یا سورہ "ق" دوسری رکعت میں سورہ "غاشیہ" یا سورہ "قمر" کی قرأت فرمایا کرتے تھے۔ نماز سے فارغ ہو کر منبر پر تشریف لے جاتے اور خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔ صحابہ کرام آپ کے ارشادات کو پوری توجہ سے سنتے تھے۔

آپ کے خطبہ میں وقت کے ضروری مسائل، صدقات کی تقسیم، تعلق مع اللہ اور مسلمانوں کو آپس کے معاملات میں حسن سلوک کی ہدایات ہوا کرتی تھیں۔

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے صدقہ فطر کا ادا کرنا ضروری قرار دیا ہے یہ صدقہ فطر روزہ دار کے لئے لغو اور رفث یعنی بیہودہ گوئی اور فحش کلام سے پاک ہونے کا ذریعہ ہے اور مسکین و محتاج کے لئے کھانا ہے جس نے اسے نماز سے پہلے ادا کیا تو وہ مقبول صدقہ ہے اور جس نے نماز کے بعد ادا کیا تو وہ عام صدقات کی طرح ہے (ابوداؤد)

صدقہ فطر ہر چھوٹے بڑے اور مرد و عورت کی طرف سے ادا کرنا ضروری ہے۔ اس سے وہی شخص مستثنیٰ کیا گیا ہے۔ جو انتہائی نادار ہو۔

حدیث کے الفاظ یہ ہیں اما غنیکم فیزکیہ اللہ واما فقیرکم فیرد اللہ علیہ اکثر مما اعطاہ تمہارے خوش حال اس سے پاکیزگی حاصل کرتے ہیں اور جو تم میں نادار ہیں۔ اور جو تم میں نادار ہیں ان کو اللہ اس سے زیادہ عطا فرماتا ہے جتنا وہ دوسروں کو صدقہ فطر میں دیتے ہیں (سنن دار قطنی)

صدقہ فطر میں گیہوں، جو، پنیر، کشمش اور کھجور یا اس کی قیمت دے سکتے ہیں۔ ایک آدمی کا فطرانہ دو سیر گیہوں یا اس کی قیمت ہوتی ہے سرکار دو عالم فرماتے ہیں واغنوهم في هذا اليوم۔ مساکین کو اس دن غنی کر دو۔ تاکہ وہ بھی اپنی عید مسرت و سکون کے ساتھ منا سکیں۔

عید کی نماز کو ایک راستہ سے جانا اور دوسرے راستہ سے واپس آنا مسنون ہے جس کی صورت یہ ہو کہ قلب خشیت الٰہی میں ڈوبے ہوئے روح اپنے مالک کی نعمتوں کا شکریہ ادا کر رہی ہے۔ اور زبانیں تکبیر و تحمید کے الفاظ سے رب کائنات کی عظمت و جلال کا اظہار کر رہی ہو۔

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ
واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد

قائم شدہ ۱۳۸۴ھ
فون نمبر: ۲۰ ے
مدرسہ جامعہ اسلامیہ امدادیہ (رجسٹرڈ)
فاروق آباد منڈی، ضلع شیخوپورہ
ملحق بوفاق المدارس
میں
لازوال بشارت عظمیٰ
دورہ حدیث کے ساتھ ساتھ ــــ اب حفظ حدیث بھی
دنیا سے حفظ حدیث کا دور ختم ہو گیا ہے اس سنت عظیمہ کو زندہ کرنے کے لیے حفظ حدیث کا اہتمام کیا گیا ہے۔ حافظ بخاری و بلند پایہ محدث اساتذہ کرام کی خدمات حاصل کر لی گئیں ہیں۔ اواخر شوال میں اسباق شروع ہوں گے۔ حدیث حفظ کرنے والے عاشق حدیث کو ۱۰۰/- روپیہ، دورہ حدیث پڑھنے والے کو ۲۰/- روپیہ اور نچلے درجہ والے کو ۱۰/- روپیہ ماہوار وظیفہ دیا جائے گا۔
حفظ حدیث کے داخلہ کی شرائط ترجیحاً: (۱) وفاق المدارس کا فارغ التحصیل جید جداً (۲) مہتمم یا شیخ الحدیث کا تصدیق نامہ ذکاوت و ذہانت (۳) رخصت بعد منسوخ (۴) دو وقت طعام عام۔ رہائش۔ (۵) پابندی قوانین مدرسہ۔
نوٹ: مخیر حضرات کیلئے رضائے مصطفیٰ، شفاعت نبویؐ اور حصول جنت کا نادر موقعہ۔ جلد رقم بھیجئے۔
المعلن: خادم حدیث مہتمم مدرسہ ہذا محمد یعقوب ربانی

افسانہ یا حقیقت

شیاطین کی سہ روزہ بین الاقوامی کانفرنس

غدّار کی تلاش

ساحل سمندر پر خاصی چہل پہل ہے، ایک میدان میں میلے اور جشن کا سا سماں ہے۔ میدان خوبصورت قناتوں اور شامیانوں سے ڈھکا ہوا ہے، بجلی کی عجوبہ لائٹیں، مرکری بلب، سرچ لائٹوں اور قمقموں کی روشنی سے پورا میدان جگمگ جگمگ کر رہا ہے۔ پوری دنیا سے ایک جم غفیر کھچا چلا آرہا ہے، آج یہاں ان کے "استاد" یا "امام" کی آمد آمد ہے۔ مگر اس کا نام کیا ہے؟

آنیوالوں سے پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ ان کا نام "عزازیل" ہے لقب شیطان یا ابلیس ہے۔ آنے والے اس کے شاگرد ہیں اور وہ ان سب کا استاد ہے۔ میں نے اس کے کچھ چیلوں سے انٹرویو لیا تو انہوں نے بتایا کہ... آپ نے یہ بات تو سنی ہے کہ قرآن نازل عرب میں ہوا، پڑھنے میں اہل مصر نمبر لے گئے، لیکن اس پر صحیح معنی میں عمل برصغیر میں کیا گیا، یہاں اسلامی تعلیم کی درسگاہیں گوشے گوشے میں قائم ہیں، مساجد آباد ہیں، نمازیوں کی کثرت ہے، یہاں کا ہر مسلمان جذبہ جہاد سے سرشار ہے، مسلمانوں کو اپنے نبی محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے والہانہ عقیدت اور محبت ہے، ان کا رشتۂ عقیدت جہاں محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے قائم ہے وہاں مکہ اور مدینہ سے بھی ان کا تعلق قائم ہے، ایک مسئلہ خلافت کا بھی ہے جب مسلمانوں کے سامنے خلافت کا ذکر ہوتا ہے تو ذہن فوراً خلفاء راشدین کی طرف منتقل ہوتا ہے۔

دوسری طرف ان ہی مسلمانوں میں کچھ ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو یہاں کے ہندوانہ رسم و رواج اور اصنام پرستی سے متاثر ہو کر اسلام سے دور ہوتے جارہے ہیں، شجر پرستی، حجر پرستی وغیرہ وغیرہ عام ہے۔

میں نے ان سے کہا! یہ باتیں تو آپ کی ٹھیک ہیں لیکن یہ تو بتاؤ کہ تمہارے "امام" یا "استاد" کی آمد اور اس کے پوری دنیا سے ہزاروں چیلے چانٹوں کا جمع ہونا اور اس کے لئے وسیع پیمانے پر انتظامات کرنے کا مقصد کیا ہے؟۔

مجھے بتایا کہ آپ "لاحول" نہ پڑھیں تو بتاؤں ——— ؟ میں نے کہا ——— لاحول پڑھنے کا وقت آیا تو ضرور پڑھوں گا۔ لیکن میں تو ایک صحافی ہوں فی الحال تو اس کانفرنس کی غرض و غایت معلوم کرنے کے لئے یہاں آیا ہوں ——— آپ مجھے یہ بتائیں کہ اتنی بڑی تعداد میں شیاطین کا پوری دنیا سے جمع ہونا آخر کس لئے ہے؟۔

میرا نام ظاہر نہ کریں تو بتاؤں؟

بتائیے! میں نام ظاہر نہیں کروں گا۔

اچھا تو سنئے! اس کانفرنس کے ایجنڈے میں یہ بات شامل ہے کہ....

۱۔ ایسے افراد تلاش کئے جائیں جو مسلمانوں کا اسلام سے رشتہ توڑ نہ سکیں تو کمزور ضرور کردیں۔

۲۔ جو اسلامی احکامات، قرآنی ہدایات اور نبوی ارشادات کو مسخ کر ڈالیں۔

۳۔ کسی شخص کو دعوائے نبوت پر آمادہ کیا جائے۔ جو پہلے پہل اسلام کے روپ میں آئے اور پھر مجدد، مہدی، مسیح بنی اور پھر اپنی بعثت کو محمد رسول اللہ ﷺ کی دوسری بعثت قرار دے اور شریعت کے احکام مثلاً جہاد وغیرہ کو منسوخ کردے۔

لیکن یہ بتائیے! کیا آپ کے استاد یا آپ کی پارٹی "حزب الشیاطین" کو اس بارے میں کامیابی ہو جائیگی، یہ میں نے اس سے پوچھا؟

جی ہاں! بالکل کامیابی ہوگی، یہ اس کا جواب تھا۔

مگر کیسے ہوگی؟ میں نے پوچھا۔

سنئے جی! ہمارا کام اور ڈیوٹی لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالنا اور انہیں گمراہ کرنا ہے۔ ہم وسوسوں کے ذریعے ایسے لوگوں کی رہنمائی کریں گے، بلکہ ہم انہیں یہ باور کرادیں گے، یہ وسوسے نہیں الہام ہیں اور وہ واقعی ہمارے وسوسوں کو الہام کا درجہ دیں گے۔

تو اس کانفرنس کا یہ پروگرام ہے؟ میں نے سوال کیا۔

اس نے کہا ——— جی ہاں! یہی غرض و غایت ہے۔

——— دیکھئے! اب ہمارے امام تشریف لا رہے ہیں۔ حزب الشیاطین کے عہدہ دار بھی ان کے ہمراہ ہوں گے انہوں نے ابھی انتظامات کا جائزہ لینا ہے۔ باقی باتیں آپ خود ملاحظہ کرلیں۔

اے لو! تمام انتظامات مکمل ہوچکے ہیں۔ اسٹیج تک قالین بچھائی جاچکی ہیں، گلدستے لگ چکے ہیں اور حزب الشیاطین کے تمام اراکین ہاتھ باندھ کر دو رویہ قطاروں میں کھڑے ہوچکے ہیں کہ دور آسمان کی طرف سے ایک سرخ ہیولی سا نظر آیا، جوں جوں قریب آتا گیا وہ بڑا ہوتا گیا جب وہ بالکل قریب آگیا تو اس نے مختلف شکلیں اختیار کرلیں اور وہ پنڈال کے عین آخری سرے پر آکر رک گیا۔ ان کا اترنا تھا کہ شیطان کے جیکارے بلند ہونے لگے، حزب الشیاطین کے تمام کارکن چیخ چیخ کر یہ نعرہ لگا رہے تھے "شیطان کی جے" "شیطان کی جے" تالیوں اور جیکاروں سے کان پڑی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی کہ بینڈ باجوں اور ڈھول

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

دھکوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ سب سے آگے امام الشیاطین اور اس کے پیچھے پارٹی کے دوسرے عہدیدار تھے جنہیں ایک جلوس کی شکل میں اسٹیج پر لے جایا گیا، راستے کے دونوں طرف کھڑے ہوئے تمام شیاطین نے ہاتھ جوڑ کر اپنے امام کو پرنام کیا۔

اسٹیج پر آگ کی متعدد کرسیاں لگی ہوئی تھیں سب سے بڑی کرسی امام الشیاطین کی تھی، امام اور دوسرے تمام لیڈر کرسیوں پر بیٹھ چکے تو فوراً کانفرنس کا آغاز ہو گیا۔ سب سے پہلے اسٹیج سیکرٹری نے اعلان کیا کہ اب حزب الشیاطین کے جنرل سیکرٹری اپنے امام کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کرتے ہیں۔

سپاسنامہ کا خلاصہ

اے ہمارے پیارے امام! ہم آج آپ کو اپنے درمیان پا کر بہت زیادہ خوشی محسوس کرتے ہیں ——— اتنی! کہ ہمارے پاس وہ الفاظ بھی نہیں جن سے خوشی کا اظہار کر سکیں اور آپ کا شکریہ ادا کر سکیں، ہمیں اس بات کا دکھ بھی ہے کہ ہم آپ کا شایان شان استقبال نہیں کر سکے۔ یہ جو کچھ سجاوٹ، بناوٹ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں، یہ آپ کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے ہم خدام کی ادنیٰ سی کوشش ہے سو گر قبول افتد زہے عز و شرف

استاد محترم! آپ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے مشرق سے لے کر مغرب تک اور شمال سے لے کر جنوب تک کے تمام کارکن جمع ہیں۔ اور یہ حضرات اس لئے جمع ہوئے ہیں کہ آپ انہیں جیسا حکم دیں گے، جیسی ڈیوٹی لگائیں گے اور جو پروگرام دیں گے یہ کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے آخر میں ہم سب آپ کو دل کی گہرائیوں سے خوش آمدید کہتے ہیں۔ فقط

ہم ہیں آپ کے خدام و اراکین

حزب الشیاطین

اسٹیج سیکرٹری

اب آپ کے سامنے ہمارے امام قائد اور استاد اعظم تشریف لاتے ہیں، وہ سپاسنامہ کے جواب کے ساتھ ایک اہم پروگرام کا اعلان فرمائیں گے۔ سب حضرات توجہ سے سنیں۔ آپس میں جو سرگوشیوں کا سلسلہ جاری ہے اپنے استاد کے احترام میں اب بند ہو جانا چاہئے۔ لیجئے! اب تشریف لاتے ہیں، ہمارے استاد جناب امام الشیاطین ——— زوردار تالیاں اور جیکارے۔

شیاطین کے سربراہ کی تقریر

میرے پیارے شاگردو اور ساتھیو! میرے بارے میں آپ نے جن دلی جذبات کا اظہار کیا اور جس والہانہ انداز میں استقبال کیا ہے، مجھے اس سے دلی سکون اور فرحت حاصل ہوئی ہے ——— شاباش میرے شاگردو! تم نے استقبال کا حق ادا کر دیا ——— زوردار تالیاں اور جیکارے۔

عزیزو! تمہاری اس کامیاب کوشش کا صلہ میری طرف سے دنیا میں ضرور ملے گا۔ سب اطمینان رکھیں۔ لیکن اس وقت سب سے اہم مسئلہ جس کے لئے آپ سب حضرات اور میں یہاں جمع ہوئے ہیں، ایک بات پر غور کرنا ہے، کانفرنس کی غرض و غایت آپ نے ایجنڈے میں پڑھی ہوگی۔ اس کا مقصد صرف اور صرف غداروں کی تلاش ہے اور خصوصاً ایسے غدار کی تلاش جو امت مسلمہ کے اتحاد کو پارہ پارہ کرے، مسلمانوں کا اسلام سے تعلق نہ صرف کمزور کرے بلکہ انہیں اسلام سے دور کر دے۔ اسلامی احکامات کو منسوخ یا ان کی شکل مسخ کروا دے۔ جو مجدد، مسیح، مہدی، نبی حتیٰ کہ محمد ہونے کا دعویٰ بھی کرے۔

دوستو اور عزیز ساتھیو! ہے کوئی میرا عقلمند شاگرد جو یہ بہادرانہ کارنامہ انجام دے۔ اس سلسلے میں وعدہ کرتا ہوں کہ وہ ہمیشہ دولت میں کھیلتا رہے گا اور میرا خصوصی قرب اسے حاصل ہوگا۔ میں زیادہ وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ سب کے سب پورے برصغیر میں پھیل جاؤ اور دوسری نشست سے پہلے اس کام کو سرانجام دو۔ شاباش میرے پیارے شاگردو! یہ کام بہت اہمیت کا حامل ہے، اس میں دیر نہ ہونی چاہئے۔ بس ان ہی کلمات پر میں یہ نشست ختم کرنے کا اعلان کرتا ہوں، بس اب تم جا سکتے ہو۔

دوسری نشست

دوسرے روز دوسری نشست کا آغاز ہوتا ہے تمام شیاطین پورے برصغیر میں گھوم پھر کر واپس آ جاتے ہیں اور اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ جاتے ہیں، اسٹیج سیکرٹری مائیک پر اعلان کرتا ہے کہ اب آپ کے پیارے امام تشریف لاتے ہیں۔

امام الشیاطین کا دوسرا خطاب

عزیزو! پیارے شاگردو! میں نے تمہیں ایک ڈیوٹی سپرد کی تھی۔ تم میں سے وہ کون ہے جس نے میری ہدایت کے مطابق کام کیا اور غداروں کو تلاش کیا۔ جنہوں نے یہ کام انجام دیا وہ ہاتھ کھڑے کریں، تین چار کارکنوں نے ہاتھ کھڑے کئے۔ امام الشیاطین نے ایک سے پوچھا تم نے کیسا آدمی تلاش کیا ہے؟

اس نے دست بستہ عرض کیا حضرت صاحب میں نے ایسے آدمی کو تلاش کیا ہے جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی حدیث کا انکار کرے گا۔

اور تم؟ امام الشیاطین نے دوسرے سے سوال کیا۔

اس نے کہا! پیارے امام! میں نے ایسے افراد تلاش کئے ہیں جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے یاروں (صحابہ کرامؓ) کی پوزیشن کو کمزور کریں گے اور ان میں عیب نکالیں گے۔

اچھا تم بتاؤ؟ تیسرے سے سوال کیا۔

جناب والا! اسلام کے نام سے نئی نئی باتیں ایجاد کرنے اور رسم و رواج کو عین اسلام قرار دینے والا شخص تلاش کیا ہے۔

امام الشیاطین! تم سب نے بہت اچھا کام کیا ایسے افراد کی بھی ضرورت ہے۔ لیکن اس وقت جس غدار کی ضرورت ہے وہ فریضہ تم میں سے کسی نے انجام نہیں دیا۔ اب میں ٹیچی سے پوچھتا ہوں کہ تم نے کیسا غدار تلاش کیا؟

ٹیچی دست بستہ عرض کرتا ہے کہ جناب عالی مقام! میں نے وہ غدار تلاش کر لیا ہے جو آپ کا اصل مقصد ہے۔ میں نے اس کی تلاش کے لئے برصغیر کی بستی بستی اور کونہ کونہ تلاش کر ڈالا، آخر گھوم پھر کر سیالکوٹ کی ضلع کچہری میں ڈپٹی کمشنر آفس پہنچا۔ وہاں ایک شخص ہے جس کا نام "غلام احمد" ہے۔ وہ سیالکوٹ کے نزدیک دریائے راوی کے پار ایک بستی قادیان کا رہنے والا ہے اس کا تمام خاندان سرکار انگریزی کا وظیفہ خوار اور دربار گورنری میں کرسی نشین تھا۔ ۱۸۵۷ء کے "غدر" میں اس کے خاندان نے مسلمانوں اور ان کے علماء کو قتل کرنے میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ میں نے اس کے دل کو خوب ٹٹولا اور معلومات بھی کیں وہ نمک حلال معلوم ہوتا ہے۔

امام الشیاطین! تمہارا نام کیا ہے؟

اس نے جواباً کہا! عالی قدر! میرا نام ٹیچی ہے۔

امام الشیاطین! تم بہت اچھے ہو اور تم نے ایک اچھے غدار کو تلاش کر کے میرے دل کو فرحت بخشی ہے لیکن یہ بتاؤ! کیا وہ ہر طرح کے دعوے کرنے کے لئے تیار ہے؟

جواب! جی بالکل تیار ہے۔

امام الشیاطین! تو اسے یہیں بلائیں یا وہاں جائیں؟

جواب! ویسے تو آپ مالک ہیں جو چاہیں کریں لیکن میرے خیال میں وہیں جانا مناسب رہے گا، وہاں جانے سے اس کی حوصلہ افزائی ہوگی، وہ خوش ہوگا اور اپنے فرائض کو خوش اسلوبی سے انجام دے گا۔ بہتر ہے کہ اس سلسلہ میں مشورہ بھی کر لیا جائے۔

امام الشیاطین! اچھا تو یہ دوسری نشست ختم ہوتی ہے، تیسری نشست کل اسی وقت ہوگی۔ مجھے امید ہے کہ اس نشست سے پہلے ہی ہمارا مقصد حل ہو جائے گا، جس کا اعلان آخری نشست میں کر دیا جائیگا۔

ٹیچی تم کدھر ہو؟

جناب! میں موجود ہوں!

امام الشیاطین! ٹیچی تم پارٹی کے عہدہ داروں کو اکٹھا کرو، سیالکوٹ جانے یا وہ جانے کا مشورہ کرنا ہے۔ ٹیچی تمام عہدیداروں کو اکٹھا کر کے امام الشیاطین کے پاس لاتا ہے۔

عہدہ داروں کی میٹنگ

امام الشیاطین پارٹی عہدیداروں سے یوں مخاطب ہوتا ہے ——— دوستو! ہمارے ٹیچی نے ایک غدار کو تلاش کر کے..... بہت بڑا کارنامہ انجام دیا ہے پہلے تو سب اسے مبارکباد دو ——— سب ٹیچی کو مبارکباد دیتے ہیں اور معانقہ کرتے ہیں۔ مبارک سلامت مبارک سلامت کا دور ختم ہوتے ہی امام الشیاطین کہتا ہے کہ میں نے تمہیں یہاں ایک اہم مشورہ کے لئے بلایا ہے اور وہ یہ کہ ہمارے ٹیچی نے غدار تو تلاش کر لیا، اب مسئلہ یہ ہے کہ ہمیں اس غدار کے پاس جانا چاہئے یا اسے یہاں بلانا چاہئے؟

سب نے بیک زبان ہو کر کہا! جناب والا ہم نے اس غدار سے بہت سے کام لینے ہیں، اس لئے ہمیں چل کر اس کے پاس جانا چاہئے، ہمارے جانے سے اس کی حوصلہ افزائی ہوگی اور وہ زیادہ محنت، لگن اور شوق سے اپنا فرض انجام دے گا۔

امام الشیاطین! اچھا تو اٹھو، ہم سب سیالکوٹ چلتے ہیں ——— اور وہ چلے گئے۔

امام الشیاطین کی سیالکوٹ آمد

امام الشیاطین مع پارٹی عہدہ داروں کے سیالکوٹ روانہ ہو گیا، ٹیچی بھی ہمراہ تھا، وہ سیدھے ڈی سی آفس گئے جہاں ان کا مطلوب موجود تھا، اس نے خوب آؤ بھگت کی۔ انہیں صوفے پر بٹھایا۔ بیٹھتے ہی امام الشیاطین یوں مخاطب ہوتا ہے....

امام الشیاطین! کیا تمہارے پاس ٹیچی آیا تھا؟

جی ہاں آیا تھا! یہ اس کا جواب تھا۔

امام الشیاطین! ٹیچی نے جو کچھ تم سے گفتگو کی ہے اور جو پروگرام دیا ہے کیا تم اس کے لئے تیار ہو؟

جواب... جی ہاں! بالکل تیار ہوں۔

امام الشیاطین! تمہارا نام کیا ہے؟

جواب... جی! میرا نام غلام احمد ہے

امام الشیاطین! آج کے بعد تم غلام احمد نہیں ہو، ہم تمہیں غلامی سے نکالنا چاہتے ہیں۔ دیکھئے یہاں مسلمان برطانوی سرکار کے خلاف برسرپیکار ہیں، ان کا مقصد غلامی سے چھٹکارا حاصل کر کے آزادی حاصل کرنا ہے لہٰذا تم بھی غلامی سے چھٹکارا حاصل کرو۔

غلام احمد! کیسے حاصل کروں؟

امام الشیاطین! آسان سی بات ہے "نہ ہینگ لگے نہ پھٹکڑی رنگ چوکھا آئے" تم غلام کا لفظ اپنے نام سے الگ کر دو اور دعویٰ کرو میں "احمد" ہوں۔

غلام احمد ——— سر! میں لوگوں کی تسلی کیسے کروں گا؟

امام الشیاطین ——— تسلی کیا کرنی ہے۔ تم نے جواب میں یہی کہنا ہے کہ میں نے اتنا عرصہ غلامی کی یہاں تک کہ غلامی میں خود کو فنا کر کے "احمد" بن گیا۔ اور ہاں ایک بات اور یاد رکھو کہ "احمد" اور "محمد" ایک ہی ذات کے دو نام ہیں، لہٰذا تم یہ بھی دعویٰ کر سکتے ہو کہ میں صرف "احمد" ہی نہیں "محمد" بھی ہوں اور میرے روپ میں "احمد" اور "محمد" کی دوسری بعثت ہوئی ہے (نعوذ باللہ)

غلام احمد ——— سر! لوگ میرا مذاق اڑائیں گے، طعنے دیں گے، گالیاں دیں گے، ہو سکتا ہے مجھے اپنی جان سے بھی ہاتھ دھونا پڑیں۔

امام الشیاطین ——— ارے بیوقوف

گدھے! جب تمہیں لوگ گالیاں دیں، مذاق اڑائیں، طعنے دیں تو تم یہ کہنا کہ پہلے جو نبی گذرے ہیں، ان کیساتھ بھی یہی سلوک کیا گیا۔ رہ گئی جان تو سرکار انگریزی کس لئے ہے، سرکار انگریزی کے ہوتے ہوئے کوئی تمہارا بال بیکا نہیں کر سکتا۔

غلام احمد ـــــ لیکن سر! ایک دم میں "احمد" اور "محمد" ہونے کا دعویٰ کروں ـــــ اس کا کون اعتبار کرے گا؟

امام الشیاطین ـــــ یہ سوال تم نے ٹھیک کیا ـــــ تم ایسا کرو کہ سب سے پہلے مبلغ اسلام کے روپ میں خود کو پیش کرو۔ اس سے کچھ لوگ تمہارے گرویدہ ہو جائیں۔ پھر تم مجدد ہونے کا دعویٰ کرو، کیونکہ مسلمان یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ مجدد آئیں گے جب تم مجدد کا دعویٰ کرو گے تو کوئی انکار نہیں کرے گا۔

ـــــ مسلمانوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ امام مہدی آئیں گے اور ان کا نام "محمد" ہوگا اور یہ کہ... حضرت مسیح نازل ہوں گے ـــــ مجدد کے دعوے کے بعد تم مہدی اور مسیح ہونے کا دعویٰ کر دینا۔ اس سے پہلے تمہارے ساتھ ایک بڑا گروہ ہو جائیگا، اگر مہدی اور مسیح کے دعوے کے بعد کوئی تم سے الگ بھی ہوگا تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا ـــــ الغرض یہ تمام دعاوی بتدریج کرنا اور آخر میں "محمد" سے بھی بڑھ کر ہونے کا دعویٰ کر دینا ـــــ ٹھیک ہے نا۔

غلام احمد ـــــ جی بالکل ٹھیک ہے لیکن سر! میں اس وقت بالکل اکیلا ہوں۔ روپیہ دھیلہ بھی پاس نہیں۔ ایسے میں بتائیے کیا کر سکتا ہوں؟۔

امام الشیاطین! یہ ٹیچی تمہاری خدمت پر مامور ہے اس کا کام ہے عین وقت پر روپے لا نیوالا یا عین وقت پر کام آنیوالا۔ لیکن جہاں تک تمہارے اکیلا ہونے کا تعلق ہے تو یہ بتاؤ تمہارا کوئی جگری یار ہے؟

غلام احمد ـــــ سر! میرا جگری یار حکیم نوردین بھیروی ہے جو کشمیر میں ہے اور بہت قابل ہے، وہ اگر میرے ساتھ ہو جائے تو یہ سارا پروگرام اور یہ سلسلہ خوب چلے گا۔

امام الشیاطین ـــــ اس کے لئے میں حزب الشیاطین کے کارکنوں کی ڈیوٹی لگا دوں گا، وہ اسے تمہارا ہمنوا بنا لیں گے، اگر ضرورت پڑی تو میں خود بھی اس کے پاس چل کر جاؤں گا، بہر حال اس کی طرف سے بے فکر رہیں۔

غلام احمد ـــــ تو پھر میں ہر طرح حاضر ہوں سلسلۂ عالیہ شیطانیہ کے لئے ہر طرح قربانی دینے کیلئے تیار ہوں ـــــ بتائیے اب کیا کروں؟

امام الشیاطین ـــــ بس تم فوری طور قادیان جاؤ اور دھندہ شروع کر دو۔ ہم اب واپس جاتے ہیں، ہمارے ساتھی ہمارے انتظار میں ہوں گے۔

یہ کہتے ہی شیطان نے اپنی راہ لی اور غلام احمد نے قادیان کا راستہ پکڑا اور وہاں پہنچتے ہی اپنا دھندا شروع کر دیا ـــــ امام الشیاطین اور حزب الشیاطین کے عہدہ دار واپس پنڈال پہنچے۔ سب کے چہروں پر مسکراہٹ کھیل رہی تھی، اپنے امام اور دوسرے عہدہ داروں کو خوش خوش آتے دیکھا تو فضا "شیطان کی جے" "شیطان کی جے" اور تالیوں سے گونج اٹھی، اسی اثناء میں آخری نشست کا اعلان ہوا سب اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے۔ اسٹیج سیکرٹری نے اعلان کیا کہ ہمارے پیارے امام کامیاب وکامران واپس تشریف لے آئے ہیں اور اب وہ اس آخری نشست سے اہم اعلان کریں گے۔

آخری اعلان

میرے عزیزو! میں اور میرے ساتھی سیالکوٹ گئے تھے، ہمارا پروگرام ایک غدار کو مسلمانوں کے مقابلے کے لئے تیار کرنا تھا سو آپ کو خوشخبری ہو کر ایک غدار تیار ہو گیا اس کا نام مرزا غلام احمد قادیانی ہے، آج کے بعد اسے غلام احمد نہ کہو بلکہ "احمد" کے نام سے پکارو۔ ہمارا سلسلہ عالیہ شیطانیہ کے نام سے معروف ہے، اسے سلسلہ عالیہ احمدیہ کا نام دو تا کہ لوگ آسانی کے ساتھ فریب کھا جائیں۔ اب آپ حضرات نے اس سلسلہ کی ترقی کے لئے سرتوڑ کوشش کرنی ہے جو زیادہ کوشش کرے گا اس پر میری نوازشات کی بارش ہوگی اور میرے دربار میں وہ کرسی نشیں ہوگا۔

قارئین! جب میں نے یہ کارروائی دیکھی تو میری زبان سے بیساختہ نکلا۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

بس پھر کیا تھا جلسہ درہم برہم ہو گیا، شامیانے گر گئے ٹیوب لائٹیں اور بجلی کا سامان ٹوٹ پھوٹ گیا، شیاطین بھاگ کھڑے ہوئے اور میں رپورٹ لے کر واپس پہنچ گیا۔ اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔

قارئین کرام! یہ فیصلہ آپ کریں کہ یہ افسانہ ہے یا حقیقت۔ اپنے فیصلہ سے مجھے بھی مطلع کیجئے۔

آپ کی زکوٰۃ و صدقات کا بہترین مصرف

جامعہ قاسم العلوم فقیر والی

ضلع بہاولنگر

جامعہ ہذا کی بنیاد حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کے فیض یافتہ اور شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی کے خصوصی شاگرد ولی کامل حضرت مولانا فیض محمد صاحب نے آج سے نصف صدی قبل ۱۹۳۶ء میں نہایت کس مپرسی اور بے سروسامانی کی حالت میں ایک ۸×۱۴ فٹ کی چھوٹی سی کچی مسجد میں رکھی۔ بحمدہ تعالیٰ آج جامعہ کی عمارات ۴۸ کنال رقبہ پر پھیلی ہوئی ہیں۔ جامعہ کی ایک منفرد، بہترین اور مثالی لائبریری ہے جو مختلف علوم و فنون پر بارہ ہزار سے زائد کتب پر مشتمل ہے۔ دیگر مشاہیرات کے علاوہ بی بی سی لندن بھی جامعہ کی لائبریری کو خراج تحسین پیش کر چکی ہے۔

جامعہ ہذا ایک دور افتادہ و پسماندہ علاقہ میں واقع ہونے کے باوجود اپنی بہترین تعلیم و تربیت و جلالت علمی کی وجہ سے اپنے اندر ایک کشش رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ملک و بیرون ملک کے طلباء یہاں کھنچے چلے آ رہے ہیں۔

اس وقت جامعہ میں چھ سو سے زائد طلباء ۲۵ ماہر اساتذہ کرام سے تعلیم و تربیت حاصل کر رہے ہیں جامعہ ہذا کا اس وقت بارہ لاکھ روپے سے زائد نقد اور ۱۵ صد من کے قریب گندم کا سالانہ خرچ ہے۔ علاقہ ہذا سے جامعہ کی معقول امداد ہوتی تھی۔ مگر علاقہ ہذا مسلسل کئی سالوں سے سیم و تھور کا شکار ہے مزید برآں گزشتہ سال علاقہ ہذا میں بارشوں نے تباہی مچادی اور امسال خشک سالی کی وجہ سے لوگ پریشان ہیں۔ جس کی وجہ علاقہ کو ملنے والی امداد میں بہت کمی واقع ہو گئی۔ جامعہ ہذا گورنمنٹ اور محکمہ زکوٰۃ وعشر سے کوئی کسی قسم کی گرانٹ نہیں لیتا۔

صرف اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور اہل خیر حضرات کے تعاون سے ہی یہ سب اخراجات پورے ہو رہے ہیں۔ اب چونکہ رمضان شریف کا مبارک مہینہ آ گیا ہے جس میں عموماً اہل خیر حضرات زکوٰۃ و صدقات نکالتے ہیں اس لیے جملہ اہل اسلام سے درخواست ہے کہ اپنی زکوٰۃ و صدقات نکالتے وقت جامع ہذا کا خصوصی خیال فرمائیں تاکہ ادارہ ہذا حسب سابق ترقی کے منازل طے کرتا رہے۔ جامعہ ہذا کا اکاؤنٹ نمبر حبیب بینک فقیر والی ۱۱۲ ہے۔

محمد قاسم قاسمی مہتمم جامعہ قاسم العلوم فقیر والی

ضلع بہاولنگر
پاکستان

بزمِ ختم نبوت

ہزاروں مبارکباد

زخمی نیاز احمد میمن ورٹو

تحفظ ختم نبوت کا بے باک ترجمان اور ملت اسلا کے دل کی آواز ہفت روزہ ختم نبوت پڑھنے کے بعد دل سے دعا نکلی آپ سب کو ہزاروں مبارک باد، آپ کا رسالہ ہفت روزہ ختم نبوت کی روشنی اور نور ایمانی سے امت مسلمہ کے دلوں کو منور کر رہا ہے اور قادیانی فتنہ پورے ملت اسلامیہ کے لئے ایک بڑا امتحان ہے تو مسلمانوں کو چاہیے کہ متحد ہو کر کامیابی حاصل کریں۔

ختم نبوت زندہ باد

ملک محمد یار رفیع راولپنڈی

ختم نبوت مسلمان کے ایمان کا جزو ہے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے آخری نبی ہیں۔ کتاب قرآن پاک آخری کتاب ہے یہ امت آخری امت ہے اب جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے۔ وہ اسلام سے خارج ہے وہ کذاب دجال کافر مرتد ہے۔ ہفت روزہ ختم نبوت اس مسئلہ کو اجاگر کرنے اور فتنہ قادیانیت کا خوب تعاقب کر رہا ہے۔ یہ پرچہ اللہ کے فضل و کرم سے پاکستان کے ہر کونے کونے میں پہنچ رہا ہے اس پرچہ کی اشاعت اور اس کا بروقت ملنا قابل تحسین ہے آخر میں دعا ہے کہ رب العزت اس سلسلہ کو تا قیامت جاری رکھے۔ آمین ثم آمین۔

جتنی تعریف کیجائے کم

پرویز اختر بخاری منیف سنز بلاک نمبر سرگودھا

رسالہ کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے میں آپ کے رسالہ کا ہر ہفتے ۲ عدد کا خریدار ہوں جو میں اپنے پڑھے لکھے گاہکوں میں مفت تقسیم کرتا ہوں اس کا اجر اللہ رب العزت مجھے اور آپ کو عطا فرمائے آمین۔ اس کا ٹائیٹل بہت خوبصورت ہے رسالہ کے مطابق اس کا ہدیہ ۲ روپے برائے نام ہے

شیزان کی گاڑی پر پتھراؤ

عبدالرحمٰن ندیم ——— کراچی

(۱) ختم نبوت کی مسلسل اور حیرت انگیز کامیابیوں سے افرنگی ٹولے کو سر چھپانا بھی ناممکن نظر آ رہا ہے دل ہی دل میں مرزا کو گالیاں دیتے ہوں گے جب اس نے دعویٰ نبوت کیا تو انجام نہ سوچا اور حقیقت میں ان کو صدیق رضی کے غلاموں کے حوالے کر دیا مگر.....

(۲) شیزان نے بے چھلکے و بے گٹھلی کے آم تیار کئے ہیں ان کا کون ارسال ہے" کیا یہ قادیانی ہیں تو مسلمانوں کو ان کی خریدے منع کرنا لازمی ہے اگر یہ واقعی مسلم ادارہ ہے اور مسلمہ بات ہے تو اپنا نام تبدیل کریں افرنگیوں کی مشابہت نہ کریں۔

(۳) چند دن قبل شاہ فیصل کالونی میں ایک مدرسہ کے چند کمسن بچوں نے نہایت ہی بے دردی سے اسلام دشمن کا آوازہ لگاتے ہوئے شیزان کی بھری گاڑی پر شدید پتھراؤ کیا گاڑی والوں نے عافیت اسی میں سمجھی کہ گاڑی بھگا لے گئے

(۴) ہم لوگ دینی مدرسہ کے طالب علم ہیں جس دن سے شیزان کی حقیقت معلوم ہوئی تو اس نام سے ہی بچتے ہیں مقصد (۱) الماسیٹن دوکان سے حتی الامکان خرید نہیں کرتے (۲) شیزان کی بوتل میں کوئی بھی چیز ہو اس کو استعمال نہیں کرتے۔

اللہ تعالےٰ سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔

جی بہت خوش ہوتا ہے

سیف الاسلام ——— مونگن مانسہرہ

ختم نبوت کا رسالہ بہت دلچسپ ہے جی بہت خوش ہوتا ہے اور جی چاہتا ہے کہ ہر وقت پڑھوں جب یہ رسالہ آتا ہے تو اس کو پڑھتا ہوں اس کو مکمل کر کے دوسرے کا انتظار کرتا ہوں اور دلچسپ یہ ہے کہ میں نے رد قادیانیت کا کورس بھی کیا ہے۔

شیطانوں میں فرشتہ

غلام مجتبیٰ خالد ——— نواں شہر ایبٹ آباد

میں ایک "ایف اے" کا طالب علم ہوں مجھے اس معاشرے اور ان لوگوں سے نفرت ہونے لگی ہے جو بہن بھائی سرعام لوگوں کے سامنے ناچتے اور گاتے ہیں آج کل ایسے ڈائجسٹ اور کتب میں فروخت ہو رہی ہیں کہ مسلمان کا بچہ انہیں گھر میں بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتا۔ ایک دن میں اپنے دوست کے گھر گیا تو میں نے وہاں "ہفت روزہ ختم نبوت" کو دیکھا میں نے اسے پڑھا تو میں اتنا خوش ہوا کہ میں اس کا تصور نہیں کر سکتا اور میں نے جب یہ ہفت روزہ ختم نبوت" دیکھا تو مجھے شیطانوں میں فرشتہ نظر آگیا میں بہت خوش ہوا کہ ہمارے اس برائے نام اسلامی ملک میں ابھی اسلام کے مجاہد اور عاشق رسولؐ موجود ہیں

سدا رہے سلامت رسالہ ختم نبوت

محمد صابر حسین مانڑی خان خیل مانسہرہ

ختم نبوت پڑھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ دنیا میں واحد رسالہ ہے جو کہ مرتد قادیانیوں کے ساتھ مسلسل جہاد کر رہا ہے

اور یہ رسالہ اتنی معلومات فراہم کرتا ہے کہ شاید دنیا میں کوئی اور رسالہ ہو اور قیمت کے لحاظ سے تو یہ صدقہ جاریہ معلوم ہوتا ہے کیونکہ اگر کوئی بچہ بھی خریدنا چاہے تو بآسانی خرید سکتا ہے۔ اور یہ ایسا رسالہ ہے کہ جو کہ گھر کے ہر فرد کے مطالعہ کے لئے بہت مفید ہے اور اگر قادیانی بھی اس طرح مطالعہ کر لیں تو ان کو بھی ہدایت کا راستہ نصیب ہو جائے۔

دن دوگنی رات چوگنی ترقی

عاقل خان مہمنٹ ـــــ ٹانک

ہفت روزہ ختم نبوت کا مستقل قاری ہوں۔ تقریباً ایک سال سے ہفت روزہ ہذا کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ جب میں اس کو کسی دن دکان سے لوں تو دوسرے ہفت روزہ کا شدید منتظر رہتا ہوں۔ یہ معلومات سے بھرا ہوا ایک خزانہ ہے کیونکہ اس کے مطالعہ سے میں دینی اور دنیاوی دونوں نوعیت کی معلومات سے روشناس، مستفید اور فیضیاب ہوتا ہوں۔ رسالہ ہذا جب کسی دن مجھے مل جاتا ہے تو فی الفور بذاتِ خود مطالعہ کرنے سے قبل دوسرے دوست و احباب جھپٹ کر لے جاتے ہیں، اور خوب پڑھ کر وہ مجھے دوبارہ واپس کر دیتے ہیں۔ اس لئے یہ رسالہ دن دوگنی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ میری دعا ہے کہ رسالہ ہذا کو استحکام بخشنے کے علاوہ دنیا بھر میں مقبول اور محبوب فرمائے آمین ثم آمین۔

ایٹم بم

سردار عبدالقیوم گجر شنکیاری مانسہرہ

میں نے ہفت روزہ ختم نبوت پڑھا اس کے پڑھنے سے میں دلی سکون محسوس کرتا ہوں۔ اب تو میں تمام ڈائجسٹ وغیرہ کو چھوڑ کر ہفت روزہ ختم نبوت کے انتظار میں رہتا ہوں اور یہ رسالہ منکرین ختم نبوت کے لئے ایٹم بم کی حیثیت رکھتا ہے میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس نیک کام میں توفیق دے اور ہفت روزہ ختم نبوت کو دن دگنی رات چگنی ترقی عطا فرمائے آمین۔

جہنم کے ریڈیو سے ابلیس کا اپنے خصوصی کارندوں سے خطاب

جہنم سے بجنے لگا ریڈیو — ہوئی نشر ابلیس کی گفتگو
لگا کہنے اے میرے بندو سنو — سنو تک کے سر بلند و سنو
سنو غور سے جو سناتا ہوں میں — لکھو غور سے جو لکھاتا ہوں میں
جو ساتھی ہوں میرے تو میری سنو! — کرو دین میں ہیرا پھیری سنو!
سنو! میں فرشتوں کا استاد ہوں — سنو! ساری دنیا کو میں یاد ہوں
فقط میں ہی توحید پر تھا رہا — تھا آدم کو میں نے نہ سجدہ کیا
میں راندا گیا گو سمٰوٰت سے — مگر بچ گیا ہوں اطاعات سے
چلو چھوڑو قصے پرانے ہیں یہ — ہزاروں برس کے فسانے ہیں یہ
سناتا ہوں اب تم کو باتیں نئی — ذرا سیکھو مجھ سے گھاتیں نئی
ہے اب یہ نماز آپ پر سخت شاق — یہ روزہ ہے تکلیف مالا یطاق
نماز تم کو بالفرض پڑھنی بھی ہو — تو اردو میں اس کو ہمیشہ پڑھو
نہیں ہے یہ خوفِ جہنم کا دور — یہ ہے ہیٹڈ روجن کے ایٹم کا دور
تو اس دور میں اے عزیزانِ من — زمانے کے بدلے ہیں سارے چلن
کھلی چھٹی دیدو اب خواتین کو — اچھالیں ذرا قوم اور دین کو
خدا پر وہ تالی بجاتی پھریں — نبی کا تمسخر اڑاتی پھریں
وہ سڑکوں پہ تالی بجاتی پھریں — وہ باغوں میں سیٹی بجاتی پھریں
وہ بازاروں میں دندناتی پھریں — کہیں ناچتی اور نچاتی پھریں
نہ روکو انہیں اور نہ ٹوکو انہیں — جو مرضی ہے ان کی وہ کرتی پھریں
ضلالت جھٹلائے گی سر پہ تمہیں — بنائے گی الحاد رہبر تمہیں
جو آباد ہو جائے ہر رقص گاہ — تو چمکو گے تم صورت مہر و ماہ
بنو گے جو تم امتِ لوط و نوح — گناہوں کا جوہر عذابوں کا روح
تو نام آپ کا بھی چمک جائے گا — میرا بھی گلستاں مہک جائے گا
لکھو اور کرو نوٹ یہ بات بھی — کہ آئے ہیں جتنے بھی جھوٹے نبی
وہ میرے ہی بھیجے ہوئے ہیں تمام — ہوا ان پہ نازل ہے میرا کلام
علامت ہے ان کی کہ لا یعقلون — کسی کو مراق اور کسی کو جنون ہے
کسی کو دیا میں نے ہسٹیریا — کسی کو مرض کثرتِ بول کا
اطاعت کرو ان کی اے دوستو — قرب میرا چاہتے ہو گر دوستو

سنا وعظ جب میں نے شیطانی کا
تو لاحول پڑھتا ہوا آ گیا

ختم نبوت (۲۲)

نونہالانِ ختم نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا وطالبات کا صفحہ

ختم نبوت

حافظ محمد الیاس بندھانی ——— کراچی

حضرت یوسف علیہ السلام کا حسن دیکھ کر مصر کی عورتوں نے بجائے پھل کاٹنے کے اپنی انگلیاں کاٹ ڈالیں لیکن خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن وجمال دیکھنے والے شمع رسالت کے پروانوں نے اپنی گردنیں کٹوا دیں۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ہوئی تو دائی حلیمہ نے حضورؐ کا حسن وجمال دیکھ کر فرمایا: اے آمنہ! "میں سارے عرب میں گھوم چکی ہوں مگر ایسی حسین وجمیل صورت میں نے آج تک نہیں دیکھی"۔

حضورؐ کی والدہ حضرت آمنہ نے ارشاد فرمایا میری آنکھوں نے بھی آج تک ایسا حسین چہرہ نہیں دیکھا۔ اسی وقت حضرت جبرئیل امین تشریف لائے اور فرمایا، میں دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک گھوم چکا ہوں، میری آنکھوں نے بھی ایسی پیاری اور حسین صورت آج تک نہیں دیکھی۔ فوراً خدا کا پیغام آیا کہ اے جبرئیل ایسی حسین صورت تو تم جب دیکھتے کہ میں نے اس سے زیادہ حسین صورت کوئی اور پیدا کی ہوتی مجھے میری کبریائی کی قسم، محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسی یا اس سے زیادہ حسین وجمیل کوئی صورت میں نے آج تک کبھی پیدا کی اور نہ قیامت تک ایسی کوئی صورت پیدا کروں گا۔

ایک شوہر کی دو بیویاں ہوسکتی ہیں، لیکن ایک بیوی کے دو شوہر نہیں ہوسکتے، ایک باپ کے دو بیٹے ہوسکتے ہیں لیکن ایک بیٹے کے دو باپ نہیں ہوسکتے، اسی طرح ایک نبی کے ماننے والوں کے دو فرقے تو ہوسکتے ہیں، مگر ایک امت کے دو نبی نہیں ہوسکتے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے پہلے ہی آپ کے والد ماجد حضرت عبداللہ دنیا سے رخصت ہوگئے حضورؐ کی پیدائش کے کچھ عرصہ بعد ہی آپ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ کا انتقال ہوگیا، اس میں خدا کی یہ مصلحت تھی کہ حضورؐ جیسا حسین وجمیل قیامت تک کوئی اور پیدا نہ ہوگا اس لئے خدا نے وہ سانچہ ہی توڑ ڈالا جس سانچے سے اس نے اپنے پیارے حبیب کی صورت بنائی۔

خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تین صاحبزادے قاسم، طیّب اور طاہر تھے، ان تینوں نے بچپن میں وفات پائی۔ اس میں خدا کی یہ مصلحت تھی کہ خدا نے اپنے کئی نبیوں کے صاحبزادوں کو نبوت عطا فرمائی، حضرت اسحٰق علیہ السلام کے بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام کو نبوت عطا فرمائی گئی، حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے حضرت یوسف علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو نبی بنایا گیا۔ اگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تینوں صاحبزادے جوان ہوجاتے اور ان میں سے کسی کو نبوت دیجاتی تو پھر حضورؐ آخری نبی نہ رہتے، اس طرح اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کے تینوں صاحبزادوں کو بچپن میں اٹھا کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ قیامت تک کے لئے بند کردیا۔ اب قیامت تک جو بھی خود کو نبی کہلوا کر اور دیوار پھلانگ کر اندر آنے کی کوشش کرے گا، وہ جھوٹا اور لٹیرا ہوگا نبی ہرگز ہرگز نہیں ہوگا۔

اسلام کی دعویدار حکومت کا کارنامہ

محمد ندیم طاہر .... رحیم یار خان

جب ہم پاکستان کے سربراہان مملکت کی فہرست پر نظر دوڑاتے ہیں تو ہمیں موجودہ حکمرانوں سے بڑا اسلام کے دعویدار کوئی حکمران نظر نہیں آتا پاکستان کے چالیس سالہ دور میں جتنا نام اسلام کا اپنی کرسیوں کو بچانے کے لئے موجودہ حکمرانوں نے لیا، اس کی نظیر نہیں ملتی مگر افسوس عریانیت وفحاشیت کا دور دورہ جتنا اس اسلام کی دعویدار حکومت کے دور میں ہوا، اتنا پہلے کبھی نہیں ہوا، موجودہ حکومت نے قوم کو ہیروئن کا عادی انڈین فلموں کا رسیا کلاشنکوفوں کو کھلونوں کی طرح چلانا سکھا دیا ہے، موجودہ اسلام کی دعویدار حکومت کا دعویٰ ہے کہ اس نے ٹیلی ویژن کا قبلہ درست کردیا ہے، مگر پی ٹی وی نے حکومت کے اس دعویٰ کی دھجیاں اڑا دیں، اسلام کے سب سے بڑے علمبردار کے اس دعویٰ کے فوراً بعد پی ٹی وی نے صبح کی نشریات شروع کردیں، جس سے مستقبل کے قوم کے معمار سکول دیر سے جانے لگے۔

اس کے بعد اس دعویٰ کے مزید پرزے اس طرح کئے کہ ہر ماہ ایک فلم ٹیلی کاسٹ کرنا شروع کردی۔ آج اس حکومت نے ہمارے گھروں کو سینما گھر بنا کر رکھ دیا ہے۔

روزنامہ جنگ لاہور ۸۸-۲-۲۵ کی خبر کے مطابق ہماری حکومت سرعام پھانسیاں دینا اور کوڑے لگانا قانوناً ختم کرنے کے لئے آئین میں ترامیم کررہی ہے اگر ایسا ہوگیا تو یہ اسلام کی دعویدار حکومت کا شرمناک اور بدترین کارنامہ ہوگا۔ میں صرف حکمرانوں کو یہ کہوں گا، اگر زندہ جاوید رہنا چاہتے ہو، تو اپنا وعدہ پورا کردو۔ ورنہ یاد رکھو، تاریخ بڑی ظالم ہے یہ کسی کو معاف نہیں کرتی۔ اگر

تم نے اپنا وعدہ پورا نہ کیا۔ تو یاد رکھو وقت تمہارے ساتھ وہ سلوک کرے گا کہ آنے والے لوگوں کے لئے تم عبرت بن جاؤ گے۔

ٹی وی اور وی سی آر کی لعنت

ہارون مطیع اللہ اعوان ــــــ کراچی

الحمد للہ رسالہ ختم نبوت کا مطالعہ پابندی سے جاری ہے آپ ماشاء اللہ بڑی محنت فرما رہے ہیں حق تعالیٰ شانہٗ آپ کی مساعی مبارکہ کو شرفِ قبولیت سے نوازیں۔ تازہ شمارے (۲۸) کے مضامین بالخصوص سنت کی توہین کرنے والے بدطینت شخص کا انجام اور وی سی آر کی لعنت کا واقعہ بہت پسند آئے۔ اور دل سے آہ نکلتی ہے کہ آج مسلمانوں کو کیا ہو گیا، وہ مسلمان جس کے گھر سے صرف قرآن پاک کی آوازیں آیا کرتی تھیں آج اس کے گھر سے غلیظ گانوں کی آوازیں بلند ہوتی ہیں شرم و حیا اور غیرت کا جنازہ ہی اٹھ جاتا ہے اس وی سی آر اور ٹی وی کی لعنت نے معاشرے میں بے حیائی فحاشی، عریانی اور بے پردگی اور بے حجابی کو جنم دیا ہے، کبھی سوچتا ہوں کہ شہر کو چھوڑ کر جنگل میں چلا جاؤں کہ ایمان تو محفوظ رہے، یہاں تو ایمان بھی خطرے میں ہے۔

اس قدر بے حجابی اور غیر محرم نوجوانوں سے اختلاط میل جول! ہائے مسلمان کیا خاتون اس لئے تھی کہ اس کے حسن کا بازاروں میں تماشہ کیا جائے، نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ تو گھر کی ملکہ تھی۔ لیکن آج غیروں نے T-V اور V-C-R کے ذریعہ بے حیائی پھیلا کر عورت کو آزادی کے نام پر خاتون خانہ کے بجائے زینت بازار بنا دیا تاکہ مسلمان بے حیائی کی آخری حدوں کو پھلانگ کر آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کو تڑپائیں اور یوں غیر اپنی ناپاک سازشوں کو عملی جامہ پہنانے میں کامیاب ہوں حق تعالیٰ مسلمانوں کو سمجھ عطا فرما دیں آمین ثم آمین۔

شش عید کے روزے

مرسلہ: محمد امجد ــــــ علی پور

نفلی روزوں کا ثواب

(۱) مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا (متفق علیہ)

"جو شخص اللہ کے لئے ایک دن کا روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ سے ستر برس کی راہ (فاصلہ) پر دور کر دیتا ہے۔"

(۲) جو شخص ایک دن کا روزہ رکھا اللہ کے لئے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایک خندق کو آڑ کر دیتا ہے جیسی خندق (فاصلہ) زمین اور آسمان کے درمیان ہے۔ (ترمذی)

(۳) جو شخص خدا کی رضا کے لئے ایک روزہ (نفلی) رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ سے اتنا دور کر دیتا ہے جتنا کوا بچپن سے بڑھاپے تک اڑتا ہے۔ (احمد، بیہقی)

ان مبارک حدیثوں سے مطلق روزہ کی فضیلت معلوم ہوئی یعنی نفلی روزہ کسی بھی دن کا رکھے، اس کا اتنا اجر اور ثواب ہے۔

شش عید کے روزے

ان روزوں کی بڑی فضیلت ہے۔ حدیث میں ہے:-

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ (مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ)

کہ جو شخص رمضان کے روزے رکھنے کے بعد چھ روزے شوال میں رکھے تو گویا اس نے ہمیشہ روزے رکھے۔"

(۲) عبد اللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد شوال میں چھ روزے رکھے وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو گیا جیسا ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے بعد پاک تھا۔ (طبرانی، اوسط)

(۳) نسائی کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک نیکی کو دس نیکیوں کے برابر کیا ہے۔ پس ایک مہینہ (رمضان) تو دس مہینوں کے برابر ہو گیا اور عید الفطر کے بعد چھ روزوں سے سال پورا ہو گیا۔

(۴) رمضان کے روزے تو دس مہینوں کے برابر ہو گئے، اور اس کے بعد چھ روزے (شوال کے) دو مہینوں کے برابر ہیں۔ (ابن خزیمہ)

ان کے علاوہ اور بھی حدیثیں ہیں، جن میں شش عید کے روزوں کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ بعض حضرات علماء فرماتے ہیں کہ ان روزوں کو رمضان کے روزوں سے ایسا تعلق ہے جیسے فرض نماز کے بعد سنتوں کا فرض نماز سے۔

شش عید کے روزوں کا مستحب طریقہ

عوام میں جو یہ بات مشہور ہے کہ ان روزوں کا ثواب اس وقت ملے گا جب عید الفطر سے اگلے روز ایک روزہ رکھ لیا جائے۔ یہ بات غلط ہے بلکہ شوال کے مہینے میں جب بھی چاہے یہ روزے رکھ لے۔ البتہ بہتر یہ ہے کہ یہ چھ روزے ایک ساتھ لگاتار رکھے۔ کیونکہ طبرانی کی ایک روایت سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ عید کے بعد ہفتہ میں دو دو روزے رکھ لے۔ (ص ۲۱۳)

خستہ تر بوشت نقشہ باد
ہوالشافی
مطب صدیقی
تشخیص فارم منگانے کے لئے جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

اخبار ختم نبوت

ڈیرہ اسماعیل خان میں ختم نبوت کانفرنس

رپورٹ محمد شعیب گنگوہی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ اسماعیل خان کے زیر اہتمام جامع مسجد بخاری بستی پھٹراسیاں میں ایک عظیم الشان کانفرنس ختم نبوت بعد از نماز جمعہ زیر صدارت ضلعی صدر محمد ریاض گنگوہی منعقد ہوئی جب کہ کانفرنس کے مہمان خصوصی حضرت خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ تھے۔ آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا خطیب جامع مسجد اللہ بخش نے اپنے خطاب میں قادیانیوں کی ملک دشمن سرگرمیوں کا ذکر کیا بعدہ حضرت مولانا قاضی اللہ یار صاحب مرکزی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت نے خطاب کیا انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ آج قادیانیوں نے ملک کو کمزور کرنے کے لئے ہر طرح سے سازشیں شروع کر رکھی ہیں یہی وجہ ہے کہ ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو ختم نبوت کا منکر ہونے کے ناطے غیر مسلم قرار دیا تھا۔ آج بھی ہم اسی فیصلہ پر عملدرآمد کی بات کرتے ہیں۔ ۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈی نینس جاری ہوا لیکن آج تک عملدرآمد نہیں ہوا۔ انہوں نے مرزائیوں کی کمپنی شیزان کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس فیکٹری کی جملہ مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے کیونکہ اس کی کمائی ربوہ اور لندن میں مسلمانوں کے خلاف استعمال ہو رہی ہے۔ اس کی حاضرین جلسہ نے ہاتھ اٹھا کر پرزور تائید کی۔ اور بائیکاٹ کا وعدہ کیا۔ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے ضلعی امیر محمد ریاض الحسن

گنگوہی نے کہا کہ عملدرآمد کرانے کی حکومت نے ہم سے مہلت مانگی تھی۔ وزیراعظم کے چار ماہ کے وعدے پر ہم نے تحریک ملتوی کر دی تھی۔ لیکن آج اس وعدہ کو دو سال گزر چکے ہیں۔ ضلع امیر نے واضح الفاظ میں کہا کہ آپ سے پہلے بھی کئی وزیراعظم آئے یاد رکھیے کہ آپ نے مولانا محمد اسلم قریشی کا معمہ حل نہ کیا۔ تو پھر نہ آپ رہیں گے اور نہ ہی آپ کی حکومت رہے گی۔ حضرت مولانا خان محمد کی دعا پر جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔ بعد نماز عشاء شہر میں

جامع مسجد حافظ جمال بعد نماز عشاء

جامع مسجد میدان حافظ جمال شہر میں جلسہ ختم نبوت منعقد ہوا جس کی صدارت مرکزی امیر مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا خان محمد مدظلہ نے کی۔ جلسہ و کانفرنس کا آغاز قاری حاجی محمد کی تلاوت سے ہوا جلسہ میں سٹیج سیکرٹری کے فرائض مجلس کے خازن خواجہ محمد زاہد صاحب نے سرانجام دیئے۔ خطاب کرتے ہوئے مولانا عبدالمجید نے کہا کہ ختم نبوت ہمارے عقائد کا لازمی حصہ ہے لہذا ہم کسی صورت بھی اس سے پیچھے نہیں ہٹ سکتے حضرت مولانا محمد عبداللہ آف بھکر نے اپنے خطاب میں کہا کہ حکومت قادیانیوں کے ہاتھ میں کھلونا بنی ہوئی ہے اور یہی وجہ ہے کہ فوج اور دیگر کلیدی عہدوں پر قادیانی ملک میں دھماکے اور قومیت اور فرقہ واریت پر مبنی فسادات کرنے میں حکومت اور قادیانی برابر کے شریک ہیں کیونکہ حکومت اس معاملہ میں چشم پوشی سے کام لے رہی ہے ان کے بعد قاضی اللہ یار نے خطاب کیا کہ ہم اپنی جد و جہد جاری رکھیں گے۔ فاتح ربوہ شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے اپنے خطاب کے دوران اپنے مخصوص انداز میں قادیانیت کا پوسٹ مارٹم کیا۔ اور پوری دنیا میں مجلس کی کارگزاری سے عوام کو باخبر کیا۔ انہوں نے کہا ہے

ہیں ہم نے حضرت یوسف بنوریؒ کی قیادت میں اور ممبران اسمبلی نے حضرت قائد جمعیت مفتی محمود مرحوم کی قیادت میں اس بھرپور انداز میں تحریک چلائی کہ بھٹو حکومت کے عملداروں کو یہ قرار داد منظور کرنا پڑی کہ قادیانی غیر مسلم اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور آج ہماری کارروائی حضرت صاحب قبلہ کی قیادت میں منزل مقصود کی جانب رواں دواں ہے اور قادیانی جہاں بھی جائے گا ہم تعاقب کرتے ہوئے وہاں پہنچیں گے۔ ہم نے اپنی جانیں ختم نبوت کیلئے وقف کر رکھی ہیں۔ کانفرنس میں قاری عنایت اللہ عثمانی نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ سٹیج سیکرٹری نے قرار دادیں پیش کیں حاضرین نے ہاتھ اٹھا کر تائید کی انہوں نے کہا کہ شیزان کی مصنوعات کو مذہبی غیرت کا ثبوت دیتے ہوئے فروخت کرنے کے بجائے ڈیلر کو واپس کریں ورنہ ہم بصورت دیگر سخت اقدام سے بھی گریز نہ کریں گے آخر میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی امیر محمد ریاض الحسن گنگوہی نے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ مسجد ختم نبوت واقع کشمیری بازار جو کہ قادیانیوں سے حسب ضابطہ خالی کرائی جا چکی ہے اور بل بھی مسجد ختم نبوت کے نام آتا ہے جس کی ادائیگی ہو رہی ہے جبکہ وقف املاک والے مسجد میں اپنا دفتر بنانا چاہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں وزیراعلیٰ جب ڈیرہ تشریف لائے تو علماء کے وفد اس سلسلہ میں اُن سے ملاقات کر کے حالات سے آگاہ کیا۔ وزیراعلیٰ ارباب جہانگیر نے موجودگی کو نسلرو ممبران شہر کمشنر جناب رستم شاہ سے اس معاملہ کو حل کرنے کو کہا لیکن ابھی تک کوئی عملدرآمد نہیں ہوا۔ اس سلسلے میں نقشہ بھی بنوایا اور مکمل فائل اُن کے دفتر میں پڑی ہے اُس کا فوری فیصلہ کر کے مسجد ختم نبوت مسلمانان ڈیرہ کے حوالے کی جائے مسجد میں دفتر بنانے کی ہرگز اجازت نہیں دی جا سکتی۔ مزید التواء ہم برداشت نہیں کریں گے حاضرین جلسہ نے نعرہ لگا کہتے ہوئے تائید فرمائی جلسہ عام میں ناظم اعلیٰ مجلس حاجی مہر اللہ ناظم تبلیغ مولانا کلیم اللہ ناظم نشر و اشاعت قاری اللہ بخش حضرت مولانا احمد صاحب جامع مسجد حبیب شاہ و مفتی ڈیرہ

حضرت مولانا عبدالقدوس صاحب نیز مولانا عبدالسلام صاحب شیخ عزیز الرحمن اور دیگر علماء نے محمد جان اور محمد اقبال نے شرکت کی آخر میں حضرت صاحب قبلہ نے دعا فرمائی۔

مکتوب ڈھنوٹ

قاضی عبدالمالک فاروقی

- قادیانیوں کی قانون شکنی
- قتل کی دھمکیاں

لودھراں، کہروڑ پکا، دنیا پور اور ڈھنوٹ میں طویل عرصہ سے قادیانی حضرات اپنے گرو گنٹھال کے حکم پر توہین رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم، تخریبی کارروائیاں اور قانون شکنی کے سرعام مظاہرے جاری رکھے ہوئے ہے لودھراں کے قادیانی مرزائی سے تین مرتبہ انتظامیہ کی مدد سے کلمہ طیبہ محفوظ کیا جاچکا ہے۔ اس سلسلے میں قادیانیوں کے خلاف ایک کیس بہ جرم سی/۲۹۸ بعدالت جناب آرایم صاحب لودھراں زیر سماعت ہے۔ ۱۶/۳/۸۸ کو اسی کیس کی پیشی تھی۔ اس موقع قادیانیوں نے بڑی دیدہ دلیری کے ساتھ اپنے سینوں پر کلمہ طیبہ کی توہین کی تھی۔ چنانچہ کیس کے مدعی جناب صوفی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھی نوجوان مجاہد و قاضی عبدالمالک فاروقی نے جناب آرایم صاحب کی توجہ اس امر کی جانب مبذول کرائی۔ اس پر جناب آرایم صاحب نے فرمایا کہ یہ میرا کام نہیں ہے آپ تھانہ سٹی جاکر اس واقعہ کی اطلاع دیں۔ چنانچہ مدعی اور دیگر حضرات فوراً تھانہ پہنچے ایس ایچ او صاحب تھانہ سٹی لودھراں نے کمال مہربانی سے کام لیتے ہوئے چند کانسٹیبل موقع پر روانہ کر دیئے لیکن قادیانی احمد دین وغیرہ اس سے قبل فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ تحصیل لودھراں کی تمام مقامی تنظیموں نے اس واقع پر سخت احتجاج کیا ہے۔ لودھراں میں واقع قادیانیوں کے ناپاک مرزائی اڈے پر ماضی میں تین مرتبہ کلمہ طیبہ محفوظ کیا جاچکا ہے۔ لیکن اس کے باوجود محض اپنے علاقے میں نقص امن کا مسئلہ پیدا کرنے کی غرض سے انہوں نے اپنے مرزائی اڈے پر پھر کلمہ طیبہ لکھ رکھا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لودھراں، ڈھنوٹ، کہروڑ پکا اور دنیا پور کے رہنماؤں کی طرف سے مقامی انتظامیہ کو آگاہ کیا جاچکا ہے۔ مولانا محمد میاں صاحب کے تعاون سے ایک احتجاجی جلسہ بھی منعقد ہوچکا ہے۔ جس میں کئی قراردادیں بھی پاس ہوئی ہیں۔ لیکن انتظامیہ میں موجود چند کالی بھیڑیں جانبداری سے کام لے رہی ہیں اگر انہوں نے قادیانیت نوازی ترک نہ کی تو ان کے چہرے بے نقاب کئے جائیں گے۔ اب جبکہ روزنامہ نوائے وقت ۱۱ مارچ ۸۸ء کی اطلاع کے مطابق صوبائی وزیر اوقاف ملک خدا بخش ٹوانہ نے تمام ڈویژنل کمشنروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ انٹی قادیانی آرڈیننس پر سختی سے اور موثر طریقے سے عملدرآمد کو یقینی بنائیں مقامی انتظامیہ کی بے حسی صوبائی وزیر اوقاف کے حکم کی سراسر خلاف ورزی کر رہی ہے اس سلسلے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک وفد جناب کمشنر صاحب ملتان سے ملاقات کا پروگرام ترتیب دے رہا ہے۔

علاوہ ازیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل لودھراں کے عہدیداروں کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا جس میں نسیم عباس کوثر قادیانی اور اس کے حواری حق نواز اور مصطفےٰ کی طرف سے ڈھنوٹ مجلس کے رہنماؤں ڈاکٹر حبیب الرحمٰن اور عبدالمالک فاروقی کو اغوا، اور قتل کی دھمکی دینے پر سخت تشویش کا اظہار کیا گیا۔

حیدرآباد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جلسہ عام سے علماء کا خطاب

حیدرآباد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام کوٹری کے صنعتی علاقے خورشید کالونی میں جلسہ عام منعقد کیا گیا۔

جس میں مہمان خصوصی مولانا محمد یوسف لدھیانوی تھے شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا نذیر احمد تونسوی مبلغ حیدرآباد مولانا محمد اقبال، جناب محمد الیاس اور حاجی محمد ریاض نے جلسے کے انعقاد کے لئے خوب سے خوب تر انتظام کیا کوٹری کے مقامی حضرات اور حیدرآباد سے کافی تعداد میں سامعین نے جلسے میں شرکت کی۔ جلسکی کارروائی ٹھیک چار بجے شروع ہوئی اور ساڑھے پانچ بجے جلسہ اختتام کو پہنچا۔

مولانا محمد یوسف لدھیانوی اپنے رفقاء کے ہمراہ کراچی سے سیدھے دفتر ختم نبوت حیدرآباد تشریف لے گئے دفتر ختم نبوت حال ہی میں تعمیر ہوا ہے مولانا موصوف نے جدید دو منزلہ عمارت کو دیکھ کو بہت خوشی کا اظہار کیا اور ڈھیروں دعائیں دیں۔

الحمدللہ اس وقت حیدرآباد ڈویژن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا کام جاری ہے۔ حیدرآباد شہر اور کوٹری کے مسلمان جوق درجوق نہایت شدومد سے مجلس کے پروگراموں میں شرکت کرتے ہیں۔

مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ کافر کی دو قسمیں ہیں ایک کافر کافر ہوتا ہے ایک کافر موذی بھی ہوتا ہے کافر بھی ہو ساتھ موذی بھی۔ موذی کا مطلب ہے رسول پاک کی ذات کو ایذا دینے والا جس سے حضورؐ کو ایذا پہنچتی ہو۔ میں تاریخ اور حدیث کے حوالوں سے بتا سکتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں موذی کے خون کو حلال کر دیا تھا۔ اور فرمادیا تھا جو اس کو ملے اس کو قتل کر دو ان کا قصور کیا تھا۔ یہی کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

اخبار ختم نبوت

تنقیص کرتے تھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بے ادبی کرتے تھے۔

علما لکھتے ہیں کہ کافر اسلامی حکومت میں رہ سکتا ہے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دینے والا زندہ نہیں رکھا جا سکتا، اس کو قتل کیا جائے گا۔

انہوں نے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت نے جن کو تم مرزائی کہتے ہو ان مرزائیوں نے رسول اللہ کو ایذا پہنچائی ہے وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تخت نبوت سے ہٹا کر خود بیٹھنا چاہتا ہے۔ سب سے بڑے موذی یہی لوگ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت آپ کی ختم نبوت پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت پر حملہ کرتے ہیں، مسلمان اس کو برداشت نہیں کر سکتے۔ اگر کوئی مسلمان رسول کی شان میں گستاخی برداشت کرتا ہے اور اس کا ایکشن نہیں لیتا میں فتویٰ دیتا ہوں کہ وہ مسلمان نہیں مرتد ہے

انہوں نے زور دے کر کہا سرکاری افسران جن کو اللہ تعالیٰ نے اقتدار عطا فرمایا ہے۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے حکومت عطا فرمائی ہے اگر وہ قادیانیوں کے ایذا کو برداشت کرتے ہیں اگر قادیانیوں کی اس ایذا کو برداشت کرتے ہیں جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ کو دی ہے اور جیل ہی جیل نہیں بھیجتے ان کے ساتھ پر سکون نہیں پڑتی قادیانیوں کے ساتھ گھل مل بیٹھتے ہیں ان کے ساتھ میٹنگ بھی کرتے ہیں ان کے ساتھ صلح و صفائی رکھتے ہیں اٹھتے بیٹھتے ہیں، کھاتے پیتے ہیں ان کی تقریبات بیاہ، شادی اور غمی میں شریک ہوتے ہیں۔ وہ قیامت کے دن محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی امید نہ رکھیں۔

عالمی مبلغ مولانا منظور احمد الحسینی نے کہا کہ اسلام کو فتنہ مرزائیت سے نجات دلانے کے لئے تمام مسلمانوں کو مشترکہ جدوجہد کرنی ہے انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام بین الاقوامی سطح پر محاسبہ مرزائیت کی جدوجہد کی وجہ سے مرزائیوں کے حوصلے پست ہو چکے ہیں اور اب اس وقت برطانیہ میں نعرے لگ رہے ہیں کہ قادیانیوں کا قبرستان ـــ ـــ انگلستان۔ انگلستان

مولانا عبدالغفور حقانی نے کہا کہ مسلمان روٹی کپڑا اور مکان کے بغیر تو گزارہ کر سکتے ہیں لیکن دنیا و آخرت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے بغیر سرخروئی حاصل نہیں کر سکتے۔

عالمی مجلس حیدرآباد کے مبلغ مولانا نذیر احمد جوچ نے ایک قرارداد پیش کی جس میں سنٹرل کاٹن فرم کے ایک ٹیکنیکل ڈائریکٹر چوہدری نصرت اللہ کے خلاف فوری کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا یہ غدار پاکستان چوہدری ظفر اللہ کا بھتیجا ہے جس مل میں جاتا ہے وہ مسلمان ملازموں کو نکال کر مرزائیوں کو بھرتی کرتا ہے لہٰذا اس کو مل سے نکال باہر کیا جائے۔ قرارداد میں کوٹری کی انتظامیہ کی بھی مذمت کی گئی جس نے باوجود تحریری شکایت کئے جانے کے کوٹری شہر میں ایک قادیانی کی نجی عمارت پر کلمہ طیبہ تحریر ہونے کے سلسلے میں اب تک کوئی قانونی کارروائی نہیں کی ہے۔ جلسہ کے اختتام کے بعد ان رہنماؤں کے اعزاز میں ختم نبوت کوٹری کے صدر حاجی محمد ریاض کی جانب سے ایک عصرانہ دیا گیا اسی رات کو عشاء کی نماز کے بعد واپڈا کالونی کی جامع مسجد میں مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے خطاب فرمایا۔ آپ نے مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت کے پیش نظر لوگوں سے تائید ختم نبوت ممبر شپ قبول کرنے کی اپیل کی جس میں کثیر لوگوں نے حصہ لیا۔

دوسرے دن نماز فجر کے بعد مولانا منظور احمد کی جامع مسجد لطیف آباد یونٹ سات نمبر میں حضرت نے درس قرآن دیا۔ بعد ازاں مولانا حق نواز کے ہاں تشریف لے گئے پھر ختم نبوت دفتر پہنچے اور وہیں سے کراچی واپسی ہوئی۔ کراچی سے آپ کے ساتھ مولانا منظور احمد الحسینی کے علاوہ جناب عبدالرزاق چشتی، بھائی سہیل احمد صدیقی اور بھائی محمد نعمان نے جلسے میں شرکت کی۔

تعزیتی اجلاس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دھنوٹ کا تعزیتی اجلاس مورخہ ۸۸/۳/۲ کو زیر صدارت جناب قاضی محمد عبدالمالک فاروقی منعقد ہوا۔ اجلاس میں حضرت شیخ الحدیث مولانا سید حامد میاں صاحب کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ مولانا (مرحوم) کے لئے قرآن خوانی اور دعائے مغفرت کی گئی۔

حکومت وعدے کے مطابق مولانا محمد اسلم قریشی کو بازیاب کرے

مری۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مری کے زیر اہتمام مری شہر اور مضافات میں یوم احتجاج منایا گیا اس ضمن میں مری کی تمام مساجد میں قرارداد پاس کی گئیں جن میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اپنے وعدے کے مطابق مولانا اسلم قریشی کو بازیاب کرے مرکزی جامع مسجد خلفائے راشدین لوئر بازار مری میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل مری کے امیر الحاج ملک محمد اسد اللہ عباسی نے قادیانیوں کی عالم اسلام کے خلاف گھناؤنی سازشوں پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ قادیانی لابی یہودی استعماری طاقتوں کے اشارے پر عالم اسلام کے خلاف زیر زمین تخریبی سرگرمیوں میں ملوث مصروف عمل ہے۔ مولانا عباسی نے کہا کہ اسرائیل کا براہ راست ربوہ قادیانی ہیڈ کوارٹر سے تعلق ہے اور قادیانی جو مسلح افواج کے اہم عہدوں پر فائز ہے پاکستان کے خفیہ راز مرزا طاہر لعین کی وساطت سے اسرائیل کو پہنچاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسرائیل پاکستان کے ایٹمی پلانٹ پر حملہ کرنے کی دھمکیاں دیتا ہے مولانا عباسی نے کہا کہ قادیانیوں نے پاکستان کو کبھی بھی تسلیم نہیں کیا۔ قادیانی اکھنڈ بھارت پر یقین رکھتے ہیں۔ آئین پاکستان کی دھجیاں اڑاتے ہیں۔ امتناع قادیانی آرڈیننس کی کھلم کھلا خلاف ورزی کرتے ہیں۔ مولانا اسلم قریشی کا اغواء سیالکوٹ، ساہیوال، سکھر میں مسلمانوں کو قتل کرنا اور کراچی و سندھ میں تخریبی سرگرمیوں میں ملوث ہونا اس مملکت سے کھلی بغاوت ہے۔

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

الحاج قاری محمد اسد اللہ عباسی نے اس ضمن میں حکومت کے رویے کو انتہائی افسوسناک قرار دیا ہے اور کہا کہ بار بار حکومت کی طرف سے یقین دہانیوں کے باوجود قادیانیوں کے بارے میں نرم رویہ مسلمانوں کے دلوں میں شکوک پیدا کر رہا ہے۔ انہوں نے نعروں کی گونج میں کہا کہ اگر حکومت نے قادیانیوں کے خلاف حسب وعدہ عملی اقدامات نہ اٹھائے۔ مولانا اسلم قریشی کو بازیاب نہ کیا۔ سکھر ساہیوال کے مقدمات کے مجرمان قادیانیوں کو سزائے موت نہ دی تو مجھے غلامان محمد عربی ختم نبوت کے غداروں ملک کے باغیوں اور عالم اسلام کے ان دشمنوں سے نبرد آزما ہونے کے لئے اپنا فرض ضرور ادا کریں گے آخر میں مسلمانان مری نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائدین پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے آبروئے ختم نبوتؐ کے تحفظ کے لئے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔

قاضی احمد میں دینی طالبعلم کا قتل

ملک کے حالات خراب کرنے کے مترادف ہے

دیہالہ (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع جھنگ کے راہنما ڈاکٹر دین محمد فریدی نے دیہالہ کا دورہ کیا ان سے جب قاضی احمد میں مسلمان کے مرزائیوں کے ہاتھوں قتل ہونے پر تبصرہ کرنے کو کہا تو انہوں نے کہا کہ سب ملکی حالات کو خراب سے خراب تر کرنے کا منصوبہ ہے مرزائی مرزا طاہر جھگوڑے کی ہدایت پر شدت سے عمل پیرا ہیں کیا حکومت پاکستان کی آنکھیں اب بھی نہیں کھلیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اب ملک کو غیر ملکی سازش سے بچانے کے لئے کوشاں ہے۔ مگر مرزائی ہر طرح قانون شکنی کر کے ملک کو تباہ کر کے اپنے عقیدے کے طور اکھنڈ بھارت بنانے پر تلے ہوئے ہیں آپ نے مطالبہ کیا کہ مولانا محمد اسلم قریشی کیس حل کیا جاوے اور مرتد کی سزا ملک میں قتل نافذ کی جاوے۔

باغ وبہار میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کی بہتر کارکردگی

باغ وبہار (نمائندہ ختم نبوت) ملک کے دیگر حصوں کی طرح باغ وبہار میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نمایاں کردار ادا کر رہی ہے۔ یہ بات علاقہ کے ممتاز اور ہر دلعزیز شخصیت جناب چوہدری حق نواز صاحب ایڈووکیٹ نے اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہی انہوں نے اپنے بیان میں کہا کہ مسلمان مذہب کے معاملے میں کسی قسم کی مداخلت، دہشت گردی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی قطعاً برداشت نہیں کی جائے گی انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت باغ وبہار کے تحت ۹ قادیانیوں کا مسلمان ہو جانا بہت بڑا کارنامہ ہے انہوں نے کہا میں تنظیم کی کارکردگی سے بے حد مطمئن ہوں اور ہر قسم کا تعاون کرنے کا یقین دلاتا ہوں

جناب ریاض الحسن گنگوہی کا دورہ

ڈیرہ اسماعیل خان (نمائندہ نوائے وقت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ کے ممتاز راہنما جناب ریاض الحسن گنگوہی نے متعدد مقامات کا دورہ کیا انہوں نے اپنے احباب مفتی عبدالقدوس خواجہ محمد زاہد، حاجی مہربان، قریشی امیر علی کے ہمراہ لاہور میں حضرت مولانا حامد میاں مرحوم کی نماز جنازہ میں شرکت کی۔ بعد ازاں حضرت گنگوہی، حضرت امروہی مرحوم کے ہمراہ ملتان پہنچے اور عالمی مجلس کے مرکزی شوریٰ کے اجلاس میں شرکت کی وہاں سے حضرت امیر مرکزیہ کے ہمراہ جھنگ مدرسہ دارالہدیٰ کے سالانہ جلسہ میں شرکت کی وہاں سے ڈیرہ روانہ ہو گئے وہاں ختم نبوت کانفرنس کے انتظامات کا جائزہ لیا اور انتظامیہ سے مل کر کانفرنس کے انعقاد میں رکاوٹ کو دور کیا۔ اور عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی۔

★
★
★

ختم نبوت زندہ باد

طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام

مطب صدیقی

قائم شدہ ۱۹۳۰ء

حکیم ظہور احمد صدیقی ○ رجسٹرڈ کلاس اے ○ فون نمبر ۵۹۹

اوقات مطب ○ جمعۃ المبارک ۹ تا ۱۲ بجے دوپہر موسم گرما ۷-تا-۱۲ ۵-تا-۸ موسم سرما ۹-تا-۲ ۵-تا-۷ ○

غرباء۔ طلباء اور طالبات کے لیے خصوصی رعایت ○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز (انگریزی علاج) سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کریں۔ ملاقات سے پہلے وقت لینا نہ بھولیں ○ باہر اور دور سے رہنے والے ٹکٹ یا لفافہ واپسی ڈاک پتہ لکھ کر "تشخیص فارم" منگا سکتے ہیں فارم پُر کر کے روانہ کرنے سے دوا آپ کے گھر تک پہنچانے کا انتظام موجود ہے۔ ۱۔ مردوں کے امراض مخصوصہ کا فارم ۲: عورتوں کے امراض مخصوصہ کا فارم۔ ۳: عام امراض کا فارم۔ ۴: بچوں کے امراض کا فارم ○ احباب کے کہنے پر جڑی بوٹیوں کا سٹور قائم کر دیا ہے۔ نادر اور نایاب ادویات بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔

صدیقی دواخانہ (رجسٹرڈ) مین بازار حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

قادیانیو! سچے دل سے مسلمان ہو جاؤ اور اپنی دنیا و آخرت ٹھیک کر لو۔

بقیہ : سانحہ اوجڑی کیمپ اور قادیانی

عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری نے سانحہ اوجڑی کیمپ پر دلی صدمہ اور دکھ کا اظہار کرتے ہوئے اس سانحہ میں جاں بحق ہونے والے مسلمانوں کے لئے دعائے مغفرت اور پسماندگان سے دلی تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے اپنے بیان میں حکومت کی طرف سے متاثرین کی بحالی اور زخمیوں کو طبی سہولتیں فراہم کیے جانے پر اطمینان کا اظہار کیا۔ نیز انہوں نے کہا کہ اس حادثہ میں جو لوگ جام شہادت نوش کر چکے ہیں ان کے باقی ماندہ افراد خانہ کی کفالت کا جلد از جلد بندوبست کیا جائے۔ انہوں نے اس خدشہ کا اظہار بھی کیا ہے کہ کچھ عرصہ قبل قادیانی اپنی تخریبی سرگرمیاں اور اشتعال انگیز کارروائیاں کھلے عام کرتے تھے، اب انہوں نے زیرزمین تخریبی کارروائیاں شروع کر دی ہیں، ہمیں یقین ہے کہ اگر سانحہ اوجڑی کیمپ کی صحیح طریقے سے تحقیقات کی جائے تو اس واقعہ کے اصل مجرم قادیانی ہی قرار پائیں گے۔

بقیہ : اداریہ

جتنے بھی مدعیان نبوت پیدا ہوئے یہ سب یہود و نصاریٰ اور دوسری اسلام دشمن قوتوں کی سازش تھی

آج یہ سازش مرزا قادیانی کی نام نہاد خلافت کے نام سے پروان چڑھ رہی ہے۔ ابھی پچھلے دنوں قادیانیوں کے نام نہاد خلیفہ مرزا طاہر نے لندن میں ایک خطبہ دیا جس میں وہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے بارے میں یوں بکواس کرتا ہے۔

"حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام "قبلہ" کا نہیں بلکہ "قبلہ نما" کا ہے اور آپ کا وجود مقصود بالذات نہیں بلکہ اصل مقصود بالذات تو خدا کی ذات ہے۔" (تحریک جدید ربوہ ص۳ ۱۹۸۸ء)

اس کے مقابلہ میں خواہ مرزا طاہر ہو یا قادیانی جماعت اپنے سلسلہ کے بانی مرزا قادیانی کو مقصود بالذات سمجھتے ہیں۔ ان کا یہاں تک عقیدہ ہے ؎

خدا سے تو خدا تجھ سے ہے واللہ
ترا رتبہ نہیں آتا بیاں میں

چوہدری ظفر اللہ کہتا ہے۔

"اگر نعوذ باللہ آپ (مرزا) کے وجود کو درمیان سے نکال دیا جائے تو اسلام کا زندہ مذہب ہونا ثابت نہیں ہو سکتا بلکہ اسلام بھی دیگر مذاہب کی طرح ایک خشک درخت شمار کیا جائے گا اور اسلام کی کوئی برتری دیگر مذاہب سے ثابت نہیں ہو سکتی۔"

(الفضل لاہور ۳۱ مئی ۱۹۵۲ء)

یہی بات دوسرے طریقے سے خود مرزا قادیانی کہتا ہے وہ لکھتا ہے۔

"ہلاک ہو گئے وہ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسول کو قبول نہیں کیا، مبارک ہے وہ جس نے مجھ کو پہچانا، میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں، بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے"
(کشتی نوح، از مرزا ص۵۶)

اب آپ مرزا طاہر کے الفاظ بغور پڑھیں وہ کہتا ہے کہ حضورؐ قبلہ نہیں قبلہ نما ہیں۔ راہ نہیں "راہنما" ہیں اور مرزا قادیانی اپنے کو "آخری راہ" بھی کہتا ہے اور آخری نور بھی۔ جس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ مرزا قادیانی تو مقصود بالذات ہے لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقصود بالذات نہیں۔

افسوس یہ ہے کہ یہ عبارتیں پاکستان جیسے اسلامی ملک میں چھپ رہی ہیں اور حکومت ہے کہ ٹس سے مس نہیں ہوتی۔

بقیہ : فقر و فاقہ

بیاری تھی کبھی ایسا ہوتا کہ بھوک کی وجہ سے رات بھر نیند نہیں آتی مگر اگلے دن کا پھر روزہ رکھ لیتے تھے۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تو خدا تعالیٰ خزائن ارض کی کنجیاں اور ثمرات و تمتعات کی زندگی کی افزائشیں سب ہی عطا فرما دیتا۔ میں حضورؐ کی فاقہ کی حالت دیکھ کر رو پڑتی اپنا ہاتھ حضورؐ کے پیٹ پر پھیرا کرتی اور کہا کرتی، واری جاؤں۔ دنیا میں سے اتنا ہی قبول کر لیجئے جو جسمانی طاقت کو قائم رکھنے کو کافی ہو۔ تو جواب میں فرما دیتے۔ عائشہؓ! مجھے دنیا سے کیا کام اولوالعزم رسول تو اس سے بھی زیادہ حالت پر صبر کیا کرتے تھے وہ اسی حال پر چلے اور خدا کے سامنے گئے۔ خدا نے ان کو اکرام کیا اور ان کو پورا پورا ثواب دیا اب اگر میں آسودگی کی زندگی بسر کرتا ہوں تو مجھے یہ بھی شرم آتی ہے کہ کل ان سے فروتر رہ جاؤں۔ دیکھو جو چیز سب سے زیادہ پیاری ہے وہ یہ ہے کہ اپنے بھائیوں اور خلیلوں سے جا ملوں۔

بقیہ : عیدالفطر

انقلاب برپا کرنے میں موثر کردار کا مظاہرہ نہیں کر سکے نیز ہمیں اسلام کے اس تصور حیات کو بھی ملحوظ رکھنا چاہئیے کہ زندگی میں توحید و صداقت اساس و بنیادی فکر ہیں اور یہ صداقت اخلاقیات و معاملات عبادات و معاشرت سب شعبوں میں لازمی ہے۔ آئیے آج کے دن ہم اپنے آپ کو تمام گندگیوں اور رذائل سے پاک کر کے حسن عمل کے معیار پر پہنچنے کی کوشش کریں تاکہ نظام اسلام کے قیام کا حق ادا ہو سکے۔

بقیہ : تربیت کا اہتمام

ہو مت سنو، یا منع کر دو، یا وہاں سے اٹھ جاؤ۔ (۱۷) جب تک کوئی شخص بات پوری نہ کرلے بیچ میں مت بولو۔ (۱۸) جب کوئی آئے اور محفل میں جگہ نہ ہو ذرا اپنی جگہ سے کھسک جاؤ، مل کر بیٹھ جاؤ کہ جگہ ہو جائے۔ (۱۹) جب کسی سے ملو یا رخصت ہوتے لگو السلام علیکم کہو اور جواب میں وعلیکم السلام کہو اور طرح طرح کے الفاظ مت کہو۔

بقیہ: عید کے فضائل

مسائل عید

عید الفطر کے دن تیرہ چیزیں مسنون ہیں۔ (۱) شرع کے موافق اپنی آرائش کرنا، (۲) غسل کرنا، (۳) مسواک کرنا، (۴) عمدہ سے عمدہ کپڑے جو پاس موجود ہوں پہننا (۵) خوشبو لگانا، (۶) صبح کو بہت سویرے اٹھنا (۷) عیدگاہ میں بہت سویرے جانا، (۸) عیدگاہ جانے سے پہلے میٹھی چیز مثل کھجور وغیرہ کے کھانا، (۹) عیدگاہ جانے سے پہلے صدقۂ فطر دینا، (۱۰) عید کی نماز عیدگاہ میں جاکر پڑھنا یعنی شہر کی مسجد میں بلا عذر نہ پڑھنا (۱۱) جس راستے سے جائے اس کے سوا دوسرے راستے سے واپس آنا، (۱۲) پیادہ پا جانا اور (۱۳) راستے میں اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد آہستہ آواز سے پڑھتے ہوئے جانا، آنا۔ عید کی نماز بغیر اذان واقامت دو رکعت ہے۔

عیدگاہ میں نماز سے پہلے یا بعد میں نفلوں کا پڑھنا منع ہے۔ اور نماز عید سے پہلے گھر پر بھی۔ جس کی نماز با جماعت فوت ہو جائے وہ اکیلا نماز عید نہیں پڑھ سکتا، اس کے لئے جماعت شرط ہے، البتہ اگر کئی آدمی ہوں تو دوسری جماعت کر لینا واجب ہے۔ جب سورج اتنا بلند ہو جائے جس طرح اشراق کے وقت ایک نیزہ یا سوا نیزہ بلند ہو جاتا ہے تو اس وقت سے لے کر زوال سے پہلے تک نماز عید کا وقت ہے اگر کسی عذر سے پہلے دن نماز نہ پڑھی جا سکے تو عید الفطر کی نماز دوسرے دن اور عید الاضحیٰ کی بارھویں تاریخ تک پڑھی جا سکتی ہے۔

اگر کوئی شخص عید کی نماز میں ایسے وقت آکر شریک ہوا کہ امام تکبیروں سے فراغت کر چکا ہو تو اگر قیام میں آکر شریک ہوا ہو تو فوراً بعد نیت باندھنے کے تکبیریں کہہ لے اگرچہ امام قرأت شروع کر چکا ہو اور اگر رکوع میں آکر شریک ہوا ہو تو اگر غالب گمان ہو کہ تکبیروں کی فراغت کے بعد امام کا رکوع مل جائے گا تو نیت باندھ کر تکبیر کہہ لے بعد اس کے رکوع میں جائے اور رکوع نہ ملنے کا خوف ہو تو رکوع میں شریک ہو جائے، اور حالت رکوع میں بجائے تسبیح تکبیریں کہہ لے مگر حالت رکوع میں تکبیریں کہتے وقت ہاتھ نہ اٹھائے اور اگر قبل اس کے کہ پوری تکبیریں کہہ چکے امام رکوع سے سر اٹھائے تو یہ بھی کھڑا ہو جائے اور جس قدر تکبیریں رہ گئی ہیں وہ اس سے معاف ہیں۔ اگر کسی کی ایک رکعت عید کی نماز میں چلی جائے تو جب وہ اس کو ادا کرنے لگے تو پہلے قرأت کرے اس کے بعد تکبیر کہے اگرچہ قاعدہ کے موافق پہلے تکبیر کہنا چاہیے تھا لیکن چونکہ اس طریقے سے دونوں رکعتوں میں تکبیریں پے در پے ہو جاتی ہیں اور یہ کسی صحابی کا مذہب نہیں ہے اس لئے خلاف حکم دیا گیا۔ اگر امام تکبیر کہنا بھول جائے اور رکوع میں اس کو خیال آئے تو اس کو چاہیے کہ حالت رکوع میں تکبیر کہہ لے پھر قیام کی طرف نہ لوٹے اور اگر لوٹ جائے تب بھی جائز ہے یعنی نماز فاسد نہ ہوگی۔ لیکن ہر حال میں بوجہ کثرت اژدہام کے سجدۂ سہو نہ کرے۔ (بہشتی زیور)

عید صحابۂ کرام کی نظر میں

صحابۂ کرام کے نزدیک عید کی کیا حقیقت تھی اس کا اندازہ مندرجہ ذیل ملفوظات سے ہوتا ہے:۔

حضرت عمر فاروقؓ "عید الفطر اور عید الاضحیٰ کو ذکر الٰہی، حمد و ثنا اور عظمت و بزرگی کے بیان سے زینت دو"

حضرت ابو سعید خدریؓ "شوال کی پہلی تاریخ کو روزہ سے نہ رہو، یعنی کھاؤ پیو اور خدا کی نعمتوں کا شکریہ ادا کرو"

حضرت ابو امامہ باہلیؓ عید الفطر نام ہے صدقۂ فطر ادا کرنے اور نماز پڑھنے کا"

حضرت انسؓ "مومن کی پانچ عیدیں ہوتی ہیں: (۱) جس دن گناہوں سے محفوظ رہے (۲) جس دن دنیا سے ایمان سلامت لے جائے (۳) جس دن پل صراط سے سلامتی کے ساتھ گذر جائے۔ (۴) جس دن جنت میں داخل ہو جائے۔ (۵) جس دن پروردگار کا دیدار نصیب ہو"

حضرت علیؓ "ہماری عید اس دن ہے جس دن کوئی گناہ سرزد نہ ہو"

جامعہ فاروقیہ کروڑ لعل عیسن کے جلسہ میں علما کا خطاب

کروڑ (نمائندہ ختم نبوت) گذشتہ دنوں جامعہ فاروقیہ کروڑ لعل عیسن کا سالانہ جلسہ پورے تزک و احتشام کیساتھ منعقد ہوا۔ جس میں مولانا عبدالکریم ندیم، مولانا محمد عمر قریشی مولانا عبدالغفار حقانی اور دوسرے علمائے کرام نے تقریریں کی علماء کرام نے اپنی تقریروں میں قادیانیوں کا خوب پوسٹمارٹم کیا اور قادیانیوں کو کہا کہ اب بھی وقت ہے وہ مسلمان ہو جائیں ورنہ ذلیل اور رسوا ہو جاؤ گے انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کے قبرستان میں کسی قادیانی کو دفن نہ ہونے دیں حضرت مولانا حافظ خدا بخش کی دعا پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

مدرسہ رحیمیہ تعلیم القرآن شکر گڑھ حسرو

قطب زماں حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رائپوریؒ کی یاد میں قائم ہے، اور ایک عرصے سے دین متین کی خدمت کے فرائض انجام دے رہا ہے، زکوٰۃ، صدقات، خیرات اور عطیہ سے مالی امداد فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ نیشنل بنک مین بازار شکر گڑھ میں مدرسہ ہذا کا اکاؤنٹ نمبر ۶۸۵ ہے۔

مہتمم مدرسہ رحیمیہ تعلیم القرآن انجاری چوک شکر گڑھ
ضلع سیالکوٹ (پنجاب)

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے منصوبے اور پروگرام

اہل خیر حضرات سے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد کی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ادارہ آنجناب کیلئے کسی تعارف کا محتاج نہیں اسلام کی دعوت اور تبلیغ، ناموس ختم نبوت کی پاسبانی، قادیانی فتنوں کی سرکوبی، باطل قوتوں کا مقابلہ مجلس کا عظیم اور مقدس مقصد ہے قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر نے جب سے اپنا مستقر لندن منتقل کیا ہے اور پوری دنیا کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کیلئے اربوں روپے کے منصوبے شروع کر دیئے ہیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرگرمیوں میں بھی کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے اندرون و بیرون ملک مجلس کے مبلغ، دفاتر، مدارس، مساجد ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کیلئے وقف ہیں۔ مجلس کا سالانہ میزانیہ کئی لاکھ ہے اور لاکھوں روپے کا صرف لٹریچر اندرون و بیرون ملک مفت تقسیم کیا جاتا ہے جامع مسجد ربوہ، دار المبلغین ربوہ، جامع مسجد کراچی اور دیگر شہروں میں مجلس کے تعمیراتی منصوبے تشنہ تکمیل ہیں لندن میں مرکز ختم نبوت قائم کر دیا گیا ہے اور دوسرے ممالک میں بھی دفاتر قائم کرنیکی کوششیں شروع ہیں اندرون و بیرون ملک قادیانیوں کے ساتھ مقدمات کی وجہ مجلس کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں ختم نبوت کی خدمت اور مالی اعانت اللہ کی رضا جوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ ہے

آنجناب سے توقع رکھتے ہیں کہ آپ اس کار خیر میں ضرور شریک ہوں گے اور اپنے عطیات (زکوٰۃ، صدقہ فطر اور دیگر صدقات و عطیات وغیرہ میں مجلس کا زیادہ سے زیادہ حصہ رکھیں گے۔ واجرکم علی اللہ ہو السلام علیکم ورحمۃ اللہ

(فقیر) **خان محمد**
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رقم بھیجنے کا پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ ملتان
فون — ۴۰۹۷۸

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
ایم اے جناح روڈ پرانی نمائش کراچی ۳
فون — ۲۱۱۹۲۱